بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 61

شمارہ 47

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 500 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
45 پاؤنڈ یا 70 ڈالر امریکن
70 کینیڈین ڈالر
یا 50 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

7 محرم 1434 ہجری قمری 22 نبوت 1391 ہش 22 نومبر 2012ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس
وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

حقیقی مومنین کا مطمح نظر نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا ہونا چاہیئے۔

تحریک جدید میں امسال عالمگیر جماعت احمدیہ نے 7215700 پاؤنڈ قربانی پیش کی ہے جو گذشتہ سال سے 584700 پاؤنڈ زیادہ ہے۔

اللہ کے فضل سے انڈیا میں بھی قربانی کا معیار بہت بڑھ رہا ہے اور وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔

تحریک جدید کے 79ویں سال کے آغاز کا بابرکت اعلان۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9 نومبر 2012 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ البقرہ کی درج ذیل آیت کی تلاوت کی۔ وَلِکُلٍّ وِّجۡہَۃٌ ھُوَ مُوَلِّیۡھَا فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ ؕ اَیۡنَ مَا تَکُوۡنُوۡا یَاۡتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیۡعًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ○ (ترجمہ) اور ہر ایک کے لئے ایک مطمح نظر ہے جسکی طرف وہ منہ پھیرتا ہے۔ پس نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جاؤ۔ تم جہاں کہیں بھی ہوگے اللہ تمہیں اکٹھے کر کے لے آئے گا۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا حکم ارشاد فرمایا ہے جو ہر فرد جماعت کی ہر قسم کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ اور بحیثیت مجموعی جماعت کی ترقی کے لئے بھی ضروری ہے۔ اور وہ حکم یہ ہے کہ حقیقی مومنین کی جماعت کا مطمح نظر نیکیوں میں آگے بڑھنا ہونا چاہیئے۔ دنیا میں ہر انسان کا ایک مقصد ہوتا ہے جسے حاصل کرنے کے لئے وہ کوشش کرتا ہے حتی کہ بُرائیاں کرنے والوں کا بھی سارا دن اپنے منصوبوں کو پورا کرنے کے لئے اسی فکر میں گزرتا ہے کہ کس طرح یہ برے کام سرانجام دینے ہیں۔ کچھ لوگ نیکی کے نام پر ظلم کو ہی اپنا مقصد اور مطمح نظر بنا لیتے ہیں اور بدقسمتی سے یہ ظلم کرنے والوں کی اکثریت وہ ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہے اور یوں یہ مسلمانوں اور اسلام کے نام کو بھی بدنام کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ حکم دیا ہے کہ ہر قسم کی نیکی کرنا اور اس میں بڑھنا ہی تمہارا مقصد ہونا چاہیئے۔ پس ایک مومن کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ اُس طرف دیکھے جس طرف دیکھنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور جس طرف دیکھ رہا ہے وہاں مختلف راستے ہیں۔ ان میں سے وہ راستہ اختیار کرے جس کے اختیار کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور اُس راستے پر چلنے کا مقصد ایک دوسرے سے نیکیوں میں آگے بڑھنا ہو اور صرف خود آگے نہ بڑھیں بلکہ اپنے کمزور بھائیوں کو بھی اپنے ساتھ لیکر چلیں۔ حقیقی مومن وہی ہے کہ جب وہ ترقی کرتا ہے تو باقی افراد جماعت کی ترقی کیلئے بھی کوشش کرتا ہے۔ تاکہ جماعتی ترقی تیزی سے ہوتی جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ وہ جماعت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشق صادق کے ساتھ جڑنے کی وجہ سے اس خیر کو پھیلانے کیلئے قائم ہوئی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیکر آئے تھے اور اس خیر میں حقوق اللہ اور حقوق العباد بھی ہیں، عبادات بھی ہیں اور کل عالم انسانیت کی خدمت بھی ہے۔ کیونکہ آنحضرتؐ کو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانیت کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ انسانیت کی خدمت نیکیاں پھیلانے سے ہی ہوسکتی ہے۔ پس آج دنیا میں جماعت احمدیہ ہی ہے جو دنیا کو رحمت للعالمین کی رحمت سے حصہ دلانے اور نیکیاں بکھیرنے کیلئے ہر وقت کوشاں ہے۔ حضور نے جماعت احمدیہ کی طرف سے مختلف رنگوں میں کی جانے والی مساعی وخدمات کا ذکر کر کے فرمایا جماعت احمدیہ کا مشن کوئی معمولی مشن نہیں ہے جو عہد بیعت ہم نے زمانے کے امام کے ساتھ باندھا ہے وہ کوئی معمولی عہد نہیں ہے اس کے پورا کرنے کیلئے ہمیں اپنا مطمح نظر وہی بنانا ہوگا جو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے مقرر کیا ہے۔ فرمایا کہ نیکیوں کے معیار بلند کرنے کی کوشش میں شیطان روڑے اٹکائے گا لیکن دل سے نکلی ہوئی یہ دُعا کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم شیطان کے حملوں کا توڑ کرتی چلی جائے گی۔ اور نیکیوں کی بلندیوں کو ایک مومن چھوتا چلا جائے گا پس اس کے حصول کیلئے ہر فرد جماعت کو کوشش کرنی چاہیئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جن نیکیوں کے کرنے کا حکم دیا ہے ان میں سے ایک انفاق فی سبیل اللہ بھی ہے۔ یعنی اللہ کی راہ میں مالی قربانی بھی اشاعت اسلام اور خدمت انسانیت کیلئے ضروری ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ گذشتہ تقریباً سوا سو سال سے ان مقاصد کے حصول کیلئے افراد جماعت مالی قربانیاں کرتے چلے جارہے ہیں۔ ان کو دیکھ کر غیر بھی حیران ہوتے ہیں۔ پس آج روئے زمین پر صرف احمدی ہیں، آپ ہیں جو کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کا مصداق بن کر فاستبقو الخیرات کو قائم کئے ہوئے ہیں۔ نیکیوں کے حصول اور ان میں آگے بڑھتے چلے جانے اور جماعت کی ترقی اور اسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کیلئے جان مال وقت اور عزت کو قربان کرتے چلے جانے والے ہیں۔ کوئی دشمن کوئی طاقت جماعت احمدیہ کی ترقی میں حائل نہیں ہوسکتی۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض اوقات نیکی میں آگے بڑھنے کے جذبے کو دیکھ کر میں بھی حیرت میں ڈوب جاتا ہوں کہ کیسے قربانی کرنے والے لوگ ہیں اور استقلال کے ساتھ اس پر قائم رہنے والے ہیں اور آگے بڑھنے والے ہیں۔ اللہ کے فضل سے افراد جماعت کے اخلاص و وفا میں کوئی کمی نہیں ہے افراد جماعت کی اکثریت کم آمدنی والے لوگوں کی ہے جو اپنی بہت سی خواہشات کو قربان کر کے مالی قربانی میں حصہ لیتے ہیں بے شک بعض مالی کشائش رکھنے والے بھی ہیں اور بڑی قربانی کرتے ہیں اور بلحاظ قربانی کم آمدنی والوں کا معیار مالی کشائش رکھنے والوں سے زیادہ ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مغربی ممالک کے احمدیوں کو مالی وسعت دی ہے انہیں ہر سال آگے قدم بڑھانا چاہیئے اور اگر ان کا قدم آگے نہیں بڑھا تو فکر کی ضرورت ہے۔ جماعت میں علاوہ مستقل چندوں کے تحریکات بھی ہوتی رہتی ہیں۔ اس کیلئے بھی احباب جماعت بہت قربانی کرتے ہیں۔ حضور انور نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ تحریک جدید اور وقف جدید کے چندے تمام کے تمام

(باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

”مدرسہ احمدیہ تمہاری عملی جدوجہد کا نقطۂ مرکزی ہے اور اسی کی کامیابی پر اس امر کا فیصلہ ٹھہرا ہے کہ آئندہ سلسلہ کی تبلیغ جاری رہ سکے گی یا نہیں۔“

(ارشاد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ الفضل 12 جولائی 1920ء)

عہدِ خلافت خامسہ کا ایک عظیم الشان سنگِ میل

”جامعہ احمدیہ‘انٹرنیشنل گھانا“

(رپورٹ: فرید احمد نوید۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل۔ گھانا)

”جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کا قیام بھی اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمل میں آ گیا ہے۔ بڑی خوبصورت بلڈنگ بنی ہے اور مزید تعمیر ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ وہاں تمام افریقن ممالک کے بچے جا کے شاہد کی ڈگری حاصل کریں گے۔ پہلے وہاں تین سالہ کورس تھا اب وہاں سے باقاعدہ شاہد کی ڈگری ملا کرے گی۔“

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ یوکے 8 ستمبر 2012)

....

ایک اچھے معاشرے کے قیام میں ہر ایک فرد کی صلاحیتوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ بعض کام طاقتور لوگ بہتر انداز میں کر سکتے ہیں جبکہ بعض کاموں کے لئے ذہین لوگوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ مختلف لوگوں کے مزاج اور انداز کے مطابق علوم کے مختلف میدان اختیار کر کے معاشرے کو بہتر سے بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ بعض افراد کا طبعی میلان سائنس کی جانب ہوتا ہے جبکہ بعض دیگر علوم میں کمال حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس حوالہ سے بھی راہنمائی فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ ہر ایک انسان کے لئے ایک مطمح نظر ہوا کرتا ہے جسے حاصل کرنے کے لئے وہ جدوجہد اور کوشش کرتا ہے۔ مومن لوگ انسانی ضروریات کے مطابق کسی بھی اچھے راستے کو اختیار کر سکتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی بھی ہو جو بھلائی کی طرف بلاتے رہیں، اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بری باتوں سے روکیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

یہی وجہ تھی کہ دین کی سربلندی اور اللہ تعالیٰ کے نور کو دنیا بھر میں پھیلانے کے لئے جماعت احمدیہ کے بانی حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں ایک ایسے تعلیمی ادارے کی ضرورت پر زور دیا جس کے فارغ التحصیل طلباء دینی مہمات کے لئے تیار ہو سکیں۔ اور 1898ء میں اس سلسلہ کی بنیاد مدرسہ تعلیم الاسلام کی صورت میں رکھی گئی۔ جہاں دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم بھی دی جائے تا کہ یہاں سے فارغ التحصیل ہونے والے طلباء دین کے خادم بن سکیں۔ اس غرض کیلئے آپ نے 15 ستمبر 1897ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں آپ نے لکھا :

"اگرچہ ہم دن رات اسی کام میں لگے ہوئے ہیں کہ اس سچے معبود پر ایمان لاویں جس پر ایمان لانے سے نور ملتا اور نجات حاصل ہوتی ہے لیکن اس مقصد تک پہنچانے کیلئے علاوہ ان طریقوں کے جو استعمال کئے جاتے ہیں ایک اور طریق بھی ہے اور وہ یہ کہ ایک مدرسہ قائم ہو کر بچوں کی تعلیم میں ایسی کتابیں ضروری طور پر لازمی ٹھہرائی جائیں جن کے پڑھنے سے ان کو پتہ لگے کہ اسلام کیا شے ہے اور کیا کیا خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے اور جن لوگوں نے اسلام پر حملے کئے ہیں وہ حملے کیسے خیانت اور جھوٹ اور بے ایمانی سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور یہ کتابیں نہایت سہل اور آسان عبارتوں میں تالیف ہوں اور تین حصوں پر مشتمل ہوں۔ پہلا حصہ ان اعتراضات کے جواب میں ہو جو عیسائیوں اور آریوں نے اپنی نادانی سے قرآن اور اسلام اور ہمارے نبیؐ پر کئے ہیں اور دوسرا حصہ اسلام کی خوبیوں اور اس کی کامل تعلیم اور اس کے ثبوت میں ہو۔ اور تیسرا حصہ ان مذاہب باطلہ کے بطلان کے بیان میں ہو جو مخالف اسلام ہیں اور اعتراضات کا حصہ صرف سوال اور جواب کے طور پر ہو۔ تا بچے آسانی سے اس کو سمجھ سکیں اور بعض مقامات میں نظم بھی ہوتا بچے اس کو حفظ کر سکیں ایسی کتابوں کا تالیف کرنا میں نے اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ اور جو طرز اور طریق تالیف کا میرے ذہن میں ہے اور جو غیر مذاہب کی باطل حقیقت اور اسلام کی خوبی اور فضیلت خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر فرمائی ہے۔ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اگر ایسی کتابیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے مَیں تالیف کروں گا بچوں کو پڑھائی گئیں تو اسلام کی خوبی آفتاب کی طرح چمک اٹھے گی اور دوسرے مذاہب کے بطلان کا نقشہ ایسے طور سے دکھایا جائے گا جس سے ان کا باطل ہونا کھل جائے گا“۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 178 تا 180)

حضرت مولوی عبدالکریمؓ صاحب سیالکوٹی اور حضرت مولوی برہان الدینؓ صاحب جہلمی کی وفات سے سلسلہ میں علماء کا جو خلاء پیدا ہوا اس سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو بہت تشویش ہوئی اور خدائی تصرف کے ماتحت آپ کا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ علماء تیار کرنے کا کوئی مستقل انتظام ہونا چاہئے، چنانچہ مختلف آراء اور تجاویز کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ مدرسہ تعلیم الاسلام میں ہی دینیات کی ایک شاخ کھول دی جائے جس کا آغاز 1906ء میں کر دیا گیا اور اسی شاخ کے قیام سے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد پڑی۔ مئی 1908ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔

ہمیں تو اُسوۂ خیرالبشر کو عام کرنا ہے

............(عبدالکریم قدسیؔ)............

ہمیں شام و سحر تک بس یہی اِک کام کرنا ہے   نہ تھک کے بیٹھ جانا ہے نہ کچھ آرام کرنا ہے
معافی ، درگزر کا عام یہ پیغام کرنا ہے   دلوں کو جیتنا ہے پیار اپنے نام کرنا ہے
زمانے کو محبت سے ہی زیرِ دام کرنا ہے
ہمیں تو اُسوۂ خیرالبشرؐ کو عام کرنا ہے

یہ بیہودہ سی فلمیں ، لغو خاکے جو بناتے ہیں   بہت ہی ظالمانہ طور پر ہم کو ستاتے ہیں
دلوں کا خون کرتے ہیں ہمیں غصّہ دلاتے ہیں   اگر ردِّ عمل ہو اس پہ پھر انگلی اٹھاتے ہیں
خدا کے دیں کو اُن کا کام ہی بدنام کرنا ہے
ہمیں تو اُسوۂ خیرالبشرؐ کو عام کرنا ہے

مقابل دینِ حق پر جو ہزیمت یہ اٹھاتے ہیں   خیالوں کی یہ آزادی کا واویلا مچاتے ہیں
چھڑکتے ہیں نمک زخموں پہ اور پھر مسکراتے ہیں   خدائے آسمانی کے غضب کو بھول جاتے ہیں
درودِ پاک کا فیضان ہم کو عام کرنا ہے
ہمیں تو اُسوۂ خیرالبشرؐ کو عام کرنا ہے

جلوسوں میں یہ گھیراؤ جلاؤ کون کرتا ہے   یہ مرنے مارنے کے بھاؤ تاؤ کون کرتا ہے
یہ گالی گولی کے روشن اَلاؤ کون کرتا ہے   جو سمجھائیں تو ان کو جاؤ جاؤ کون کرتا ہے
محبت سے تشدّد روکنا ، ناکام کرنا ہے
ہمیں تو اُسوۂ خیرالبشرؐ کو عام کرنا ہے

ہم اپنے ہاتھ سے جو گھر جلاتے ہیں وہ کس کے ہیں   معابد، جن کو خاکستر بناتے ہیں وہ کس کے ہیں
سڑک پر توڑ کے سِگنل گراتے ہیں وہ کس کے ہیں   دکانیں، بینک، کاریں توڑے جاتے ہیں وہ کس کے ہیں
فسادوں سے تو خود اپنا وطن بدنام کرنا ہے
ہمیں تو اُسوۂ خیرالبشرؐ کو عام کرنا ہے

درودِ پاک سے اپنی جو تَر رکھیں زبانوں کو   اُسی کے رنگ و خوشبو سے سجا دیں ہم زمانوں کو
علاقوں، ملکوں، غیروں اور اپنے مہربانوں کو   اسی کے فیض کی پرواز دیں اپنی اڑانوں کو
اسی سے دشمنوں کو لرزہ براندام کرنا ہے
ہمیں تو اُسوۂ خیرالبشرؐ کو عام کرنا ہے

امامِ وقت سے قدسیؔ یہ اپنا دل سے وعدہ ہے   ہمارا فرض بھی دنیا کی نسبت کچھ زیادہ ہے
ہمارا حوصلہ مضبوط ہے سینہ کشادہ ہے   نبھائیں گے ہم عہدِ بیعت کو پختہ ارادہ ہے
کہ جب تک سانس ہے اس عہد کا اکرام کرنا ہے
ہمیں تو اُسوۂ خیرالبشرؐ کو عام کرنا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش دینی مدرسہ کے قیام کی تھی۔ اس لئے مدرسہ تعلیم الاسلام کے علاوہ بالکل الگ انتظام کے تحت ایک مدرسہ دینی علوم کیلئے قائم کیا جائے۔ اس مرحلے پر بعض لوگوں نے پھر عربی مدرسہ کھولنے کی مخالفت کی اور 15 نومبر 1908ء کے اجلاس میں مجلس نے مدرسہ قائم نہ کرنے کی تجویز دی۔

جلسہ سالانہ 1908ء میں مجلسِ شوریٰ میں یہ تجویز رکھی گئی اور مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء نے وظائف بڑھانے اور دینی مدرسہ قائم نہ کرنے کے حق میں تقاریر کیں۔ لیکن اس موقع پر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ (المصلح الموعود) کھڑے ہوئے اور آپ نے زبردست تقریر فرمائی جس سے لوگوں کی رائے یکسر بدل گئی۔ آپ اپنی اس تقریر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

”پھر خدا تعالیٰ نے مجھے اس موقعہ پر ایک جذباتی دلیل بتادی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ مدرسہ احمدیہ کو آپ کی یادگار بنا دیا جائے۔ میں نے کہا ہم سے پہلے کچھ لوگ تھے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ تھے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے رحلت فرمائی تو ایک عام بغاوت پھیل گئی۔ اور ایسا خطرہ پیدا ہوا کہ مدینہ بھی محفوظ نہیں رہے گا۔ اس وقت صرف تین مقامات پر نماز باجماعت ہوتی تھی۔ اور بہت سے لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اس وقت بعض صحابہ نے حضرت ابوبکرؓ سے درخواست کی کہ آپ اس وقت ذرا نرمی سے کام لیں اور کچھ قوموں سے جو زکوٰۃ دینے سے انکار کر رہی

(باقی صفحہ ۱۳ پر ملاحظہ کریں)

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کے قیام کا بنیادی مقصد یہ بیان فرمایا ہے کہ ایسی جماعت تیار ہو جو خدا تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کرنے والی ہو۔ خدا تعالیٰ کا خوف اُن میں پیدا ہو۔ زُہد اور تقویٰ اُن میں پیدا ہو۔ خدا ترسی کی عادت اُن میں پیدا ہو۔ آپس کا محبت اور پیار اُن میں پیدا ہو۔ وہ نرم دلی اور باہم محبت کا اعلیٰ معیار حاصل کرنے والے ہوں۔ بھائی چارے کی مثال بن کر رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کا نمونہ بن جائیں۔ انکسار، عاجزی اُن کا شیوہ ہو۔ سچائی کے ایسے اعلیٰ معیار قائم ہوں جس کی مثال نہ مل سکے۔ اسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کے لئے اُن کے دل میں ایک تڑپ ہو جس کے لئے جان، مال، وقت اور عزت کی قربانی کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔

جو لوگ جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے ہیں، اُنہیں ان باتوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے جلسہ کے اس مقصد کو پورا کر رہے ہیں؟

(جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ میں شامل ہونے والے تمام افراد کو اور انتظامیہ کو نہایت اہم ہدایات)

مکرم راؤ عبدالغفار صاحب ابن مکرم محمد تحسین صاحب (کراچی) کی شہادت، مکرمہ صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ بنت حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ وحضرت نواب عبداللہ خان صاحبؓ، مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سابق امیر ضلع بہاولپور اور مکرم فراس محمود صاحب آف سیریا کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 7 رستمبر 2012ء بمطابق 7 رتبوک 1391 ہجری شمسی بمقام حدیقۃ المہدی۔ آلٹن۔ ہمپشائر۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ 28 ستمبر 2012 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ گو رسماً یہ شام کو شروع ہو گا لیکن حقیقت میں تو یہ جمعہ جلسہ کا ہی حصہ ہے اور یہی افتتاح ہوتا ہے۔ پس اس حوالے سے ہی میں چند باتیں کہوں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کے قیام کا بنیادی مقصد یہ بیان فرمایا ہے کہ ایسی جماعت تیار ہو جو خدا تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کرنے والی ہو۔ خدا تعالیٰ کا خوف اُن میں پیدا ہو۔ زُہد اور تقویٰ اُن میں پیدا ہو۔ خدا ترسی کی عادت اُن میں پیدا ہو۔ آپس کا محبت اور پیار اُن میں پیدا ہو۔ وہ نرم دلی اور باہم محبت کا اعلیٰ معیار حاصل کرنے والے ہوں۔ بھائی چارے کی مثال بن کر رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کا نمونہ بن جائیں۔ انکسار، عاجزی اُن کا شیوہ ہو۔ سچائی کے ایسے اعلیٰ معیار قائم ہوں جس کی مثال نہ مل سکے۔ اسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کے لئے اُن کے دل میں ایک تڑپ ہو جس کے لئے جان، مال، وقت اور عزت کی قربانی کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

پس ہم جو آج یہاں جمع ہوئے ہیں۔ ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ سفر کی مشکلات برداشت کر کے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں۔ بیشک آج اس زمانے میں سفر کی سہولتیں مہیا ہیں لیکن مزاج بھی ویسے ہی بن چکے ہیں۔ اس لئے راستے کی مشکلات، سفر کی مشکلات بہر حال سفر کا ایک احساس دلاتی ہیں۔ سفر کی مشکلات کی نوعیت گو بدل گئی ہے لیکن سفر بہر حال سفر ہی ہے۔ پس جو لوگ جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے ہیں، اُنہیں ان باتوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے جلسہ کے اس مقصد کو پورا کر رہے ہیں؟ جلسہ کی کارروائی اور ان تین دنوں کے دوران جب ہر شاملِ جلسہ یہ باتیں اپنے پیشِ نظر رکھے گا تو تبھی اس طرف توجہ پیدا ہو گی کہ ہمارا جلسہ میں شامل ہونے کا مقصد کیا ہے؟ تبھی وہ جماعت قائم ہو گی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بنانا چاہتے ہیں، تبھی طبیعتوں میں وہ انقلاب پیدا ہو گا جو دنیا میں ایک روحانی انقلاب لانے کا باعث بنے گا۔ اگر اس نہج پر ہم اپنی سوچوں کو، اپنے عملوں کو نہیں لے جائیں گے تو جلسہ میں شمولیت بے فائدہ اور بے مقصد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے (ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395) جس میں آئے، بیٹھے، دوستوں کے ساتھ خوش گپیوں میں کچھ وقت گزارا، بازار میں جا کر فالودہ اور پکوڑے وغیرہ کھا لئے یا چائے اور جوس اور کافی پی لی، یا پاکستانی اور انڈین سامان کی خریداری کر لی۔ کیونکہ یہ سب چیزیں جلسہ کے دنوں میں ایک جگہ مہیا ہو جاتی ہیں اس لئے فائدہ اُٹھا لو۔ یا بعض کہتے ہیں کہ ہم تو سال کا خشک راشن دالیں، چاول وغیرہ بھی جلسہ میں خرید کر لے کر جاتے ہیں کیونکہ یہ چیزیں یہاں اچھی اور نسبتاً سستی قیمت میں مل جاتی ہیں، یا زیادہ تردّد نہیں کرنا پڑتا۔ اگر یہ مقصد ہے تو پھر تو جلسہ میں شامل ہونے کا ثواب ضائع کر دیا۔ یہ چیزیں تو کم و بیش قیمت میں بازار سے بھی مل جاتی ہیں۔ یہاں آنے والے اس دنیاوی مائدہ کے حاصل کرنے کے لئے نہیں آتے اور نہ انہیں آنا چاہئے، بلکہ اُس روحانی مائدہ کے لئے آتے ہیں اور آنا چاہئے جو کسی اور بازار سے نہیں ملتا، جو آج ایک بیش بہا خزانہ ہے، جو صرف روحانی بھوک پیاس نہیں مٹاتا بلکہ حقیقی رنگ میں اس سے فیض پانے والے ہر شخص کو غریب سے امیر ترین بنا دیتا ہے اور پھر یہ خزانے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عطا فرمائے اور جن کی تقسیم جلسہ کے دنوں میں مختلف پروگراموں کے دوران ہو گی یا کی جاتی ہے، ایک حقیقی احمدی کو ان کے حاصل کرنے کے بعد دوسروں کی بھوک پیاس اور غربت مٹانے کا باعث بھی بنا دیتے ہیں۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے، ہر شامل ہونے والے کا فرض ہے کہ اگر اُس کی سوچ میں کوئی کمی تھی، جلسہ کی حقیقت کا صحیح فہم اور اِدراک نہیں تھا تو اب اپنی سوچ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق ڈھال کر جلسہ سے بھرپور استفادہ کرنے کی کوشش کریں۔

اس وقت مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جلسہ میں شامل ہونے والوں اور جماعت کے متعلق آپ کی خواہش کے متعلق کچھ کہوں گا کہ کیسے احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے ہیں اور جماعت کے معیار کیا ہوں اور کیا ہونے چاہئیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کو سامنے رکھتے ہوئے گو مکمل الفاظ تو آپ کے نہیں ہوں گے لیکن بہر حال خلاصۃً کچھ پیش کروں گا۔ وہ ارشادات جو جلسہ میں شامل ہونے والوں کو آپ نے فرمائے۔ آپ نے ایک ایسا لائحہ عمل دیا تھا جو انسانی زندگی کی دنیا و عاقبت سنوارنے کے لئے ضمانت بن سکتا ہے۔ آپؑ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ، کہ اللہ یقیناً اُن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور وہ نیکیاں بجا لانے والے ہوں، کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے خدا تعالیٰ راضی نہیں ہوتا''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 7 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس جب ایک مومن کا مقصود یہ ہو کہ خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہے تو پھر اُس کے لئے اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ تقویٰ پر چلے۔ اور تقویٰ کیا چیز ہے؟ اور کن کن راستوں پر انسان تقویٰ حاصل کر سکتا ہے؟ اور ایک احمدی مسلمان کو تقویٰ پر چلنے کی کیوں ضرورت ہے؟ کیوں اس کے لئے ضروری ہے؟ اس کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ جماعت کے افراد کے لئے تقویٰ پر چلنا اس لئے ضروری ہے کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اُس کے سلسلہ بیعت میں شامل ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے اور اس مامور کی بیعت میں شامل ہونے کا فائدہ تبھی ہوگا جب شامل ہونے والے جو کہ شامل ہونے سے پہلے رُو بہ دنیا تھے، ہر قسم کی برائیوں میں مبتلا تھے، ہر قسم کی برائیوں سے نجات پائیں۔ اور برائیوں سے نجات بجز تقویٰ پر قدم مارنے کے پائی نہیں جاسکتی۔ آپؑ ایک مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار ہو جائے خواہ بیماری چھوٹی ہو یا بڑی، اگر اُس کا علاج نہ کیا جائے اور بعض دفعہ علاج بذاتِ خود ایک تکلیف دِہ امر ہوتا ہے لیکن کرنا پڑتا ہے کیونکہ اس کے بغیر تکلیف بڑھتی چلی جاتی ہے اور صحت نہیں ہو سکتی۔ فرمایا کہ مثلاً اگر چہرہ پر سیاہ داغ بن جائے تو فکر پیدا ہوتی ہے کہ کہیں یہ بڑھتا بڑھتا پورے چہرہ کو سیاہ نہ کر دے۔ اور کئی دفعہ ایسا ہوا ہے میرے پاس بھی کئی لوگ آتے ہیں اُن کے ایسے داغ پڑتے ہیں جس سے ان کو بڑی فکر ہوتی ہے۔ فرمایا کہ اسی طرح تم کسی چھوٹی سے چھوٹی برائی کو بھی معمولی نہ سمجھو کہ یہ تقویٰ سے دور لے جاتی ہے اور پھر یہ چھوٹی برائی بڑا گناہ بن جاتی ہے اور دل کو سیاہ کر دیتی ہے۔ اس لئے فکر کرو اور بہت فکر کرو۔ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جیسے رحیم و کریم ہے ویسا ہی قہار اور منتقم بھی ہے۔ ایک جماعت کو دیکھتا ہے کہ اُن کا دعویٰ اور لاف گزاف تو بہت کچھ ہے اور اُس کی عملی حالت ایسی نہیں تو اُس کا غیظ و غضب بڑھ جاتا ہے۔ پس اپنی عملی حالتوں کو ٹھیک کرنے کی ہر احمدی کوشش کرے اور اسے کرنی چاہئے۔ یہ بہت بڑا اِنذار ہے جو آپ نے فرمایا ہے۔ ان دنوں میں بہت دعائیں کریں دعاؤں کا موقع بھی اللہ تعالیٰ نے میسر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقت میں وہ بنائے جو وہ چاہتا ہے۔ آج ہم مسلمانوں کی حالت دیکھتے ہیں تو اور بھی زیادہ خوف پیدا ہو جاتا ہے کہ کہیں ہماری کسی نااہلی اور بدعملی سے ناراض ہو کر خدا تعالیٰ ہمیں اپنے غضب کے نیچے نہ لے آئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مثال دی ہے کہ جب بدعملیاں شروع ہو جائیں، قول و فعل میں تضاد شروع ہو جائے تو پھر خدا تعالیٰ مومن کہلانے والوں کو کافروں کے ذریعہ سے سزا دلواتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ کئی دفعہ مسلمان کافروں سے تہ تیغ کئے گئے۔ جیسے چنگیز خان اور ہلاکو خان نے مسلمانوں کو تباہ کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے حمایت اور نصرت کا وعدہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی وجہ یہی ہے کہ زبان تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پکارتی ہے لیکن دل کسی اور طرف ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 7 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) عمل دنیا میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ پس ہمارے لئے بڑے خوف کا مقام ہے۔ ہمیں بھی ہر وقت اپنے جائزے لیتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے احسان کرتے ہوئے اس زمانے کے ہادی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو زمانے کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے اور پھر ہم پر مزید احسان کرتے ہوئے اس مامور زمانہ کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اگر ہم نے اپنی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف نہ رکھی تو خدانخواستہ خدانخواستہ، ہم بھی اُس قانونِ قدرت کی چکّی میں نہ پِس جائیں جو قول و فعل میں تضاد رکھنے والوں کے لئے چلتا ہے۔ آپ نے فرمایا اپنے یہ جائزے خود لو، دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کا خوف کس حد تک ہے۔ دیکھو کہ کہاں تک قول و فعل ایک دوسرے سے مطابقت رکھتے ہیں۔ اگر دیکھو کہ قول و فعل برابر نہیں تو فکر کرو۔ آپ نے فرمایا کہ جو دل ناپاک ہے، خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا تعالیٰ کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا، بلکہ خدا تعالیٰ کا غضب مشتعل ہوگا۔ آپ نے فرمایا پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس اس لئے آئے ہیں کہ تخم ریزی کی جاوے جس سے وہ پھل دار درخت ہو جاویں۔

پس ہر ایک اپنے اندر خود غور کرے کہ اُس کا اندرونہ کیسا ہے؟ اور اُس کی باطنی حالت کیسی ہے؟ فرمایا اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اُس کی زبان کچھ اور ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے۔ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے اور زبانی دعوے کرتی ہے، تو پھر وہ غنی ہے اور وہ پرواہ نہیں کرتا۔ فرمایا کہ تاریخ پر نظر ڈالو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جاؤ۔ بدر کی جنگ کا نقشہ اپنے سامنے لاؤ۔ بدر کی فتح کی پیشگوئی ہو چکی تھی، ہر طرح سے فتح کی امید تھی لیکن پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رو رو کر گڑگڑا کر دعائیں مانگتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا جب ہر طرح فتح کا وعدہ ہے تو پھر ضرورتِ الحاح کیا ہے؟ اس قدر درد اور تڑپ کے ساتھ دعائیں مانگنے کی ضرورت کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ذات غنی ہے۔ ممکن ہے وعدۂ الٰہی میں کوئی مخفی شرائط ہوں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 8 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ وہ تقویٰ کا مقام ہے جس کا اُسوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا اور اگر اسی خوف اور تقویٰ کو ہم سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کی کوشش کرتے رہیں گے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہماری ہے۔ یا وہ لوگ کامیابی دیکھنے والے ہوں گے جن کے قول و فعل ایک ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمانوں کی حالت کا ہلاکو خان اور چنگیز خان کی مثال دے کر جو نقشہ کھینچا ہے تو آج بھی اگر ہم نظر دوڑائیں تو یہی کچھ نظر آتا ہے۔ مسلمانوں کی طاقت کوئی نہیں رہی۔ غیروں کے لائحہ عمل پر عمل کر رہے ہیں۔ قرآنی تعلیم کو بھلا بیٹھے ہیں۔ اپنے ہی ملکوں میں اپنے تخت اور کرسیاں بچانے کے لئے مسلمان کہلانے والوں پر بے انتہا ظلم ہو رہا ہے۔ عوام الناس کا بے دریغ قتل ہو رہا ہے۔ سمجھتے ہیں کہ ان کے تخت محفوظ ہو جائیں گے، یہ ان کی خوش فہمی ہے۔ ظلم کی سزا ابھی ان لوگوں کو ملے گی اور تخت بھی ان کے جاتے رہیں گے۔ جن ملکوں میں حکومتیں الٹی ہیں اور عوام کے نام پر نئی حکومتیں آئی ہیں، اُن کا بھی یہی حال ہے کہ وہ بھی ظلم کی پالیسی پر ہی عمل کر رہے ہیں اور نتیجۃً اپنی طاقت کمزور کر رہے ہیں اور شعوری طور پر یا لاشعوری طور پر غیروں کی، دشمنوں کی خواہش پوری کر رہے ہیں کہ مسلمان کمزور ہوں اور کمزور رہیں اور مسلمانوں کے جو وسائل ہیں ان پر جو غیر ہیں وہ قبضہ کئے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو مسلم اُمّہ کو عقل دے۔ اس کے لئے بھی دعا کریں۔

بہرحال مَیں یہ بات کر رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ماننے والوں کا کیا مقام دیکھنا چاہتے ہیں؟ اور اس کے لئے کیا کیا ارشادات فرمائے ہیں اور جیسا کہ بیان ہوا کہ اس معیار کو حاصل کرنے کی اصل بنیاد تقویٰ ہی ہے۔ اس مضمون کو مزید آگے بیان کرتا ہوں۔ فرمایا کہ ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے؟ فرمایا کہ اس کا معیار قرآن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہاتِ دنیا سے آزاد کر کے اُس کے کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اُس کے لئے مخلصی کا راستہ نکال دیتا ہے اور اُس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اُس کے علم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔

فرمایا یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ مثلاً ایک دوکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغگوئی یا جھوٹ کے سوا اُس کا کام نہیں چل سکتا۔ اس لئے وہ دروغگوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کی مجبوری ظاہر کرتا ہے۔ لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ اللہ تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا ہے اور اُسے ایسے مواقع سے بچا لیتا ہے جو خلافِ حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔ فرمایا کہ یاد رکھو، جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا تو خدا نے اُسے چھوڑ دیا۔ جب رحمان نے چھوڑ دیا تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 8 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس ایک احمدی کو ہر سطح پر اور ہر جگہ پر اپنے سچائی کے معیار بھی قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ مثلاً آجکل بہت سے احمدی اسائلم کے لئے یورپین ملکوں میں آ رہے ہیں اور بعض دفعہ بعض لوگ غلط بیانی بھی کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر سچی بات بتائی جائے، پاکستان میں احمدیوں کے حالات بتا کر پھر اپیل کی جائے تو تب بھی اثر پیدا ہوتا ہے۔ میں نے تو جنہیں بھی سچ بات کہنے کے لئے کہا ہے اور مشورہ دیا ہے کہ وکیلوں کو کہانیاں نہ بنانے دینا بلکہ سچی بات اور جو تمہارے جذبات اور احساسات، اور جو حالات ہیں وہ بتانا۔ تو اُن لوگوں کے کیس بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاس ہوئے ہیں۔ پاکستانی احمدیوں پر ظلم ہو رہے ہیں اور یقیناً ہو رہے ہیں اس میں کوئی شک نہیں اور ظلموں کی اب تو انتہا ہوئی ہوئی ہے۔ لیکن ان ظلموں کی کہانی اگر سچ کی شکل میں بھی سنائی جائے اور غلط بیانی سے کام نہ لیا جائے اور پھر اللہ تعالیٰ پر توکّل کیا جائے تو تب بھی مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ اس قوم میں اکثریت میں ہمدردی کا جذبہ بہرحال ہے جس کے تحت یہ مدد کرتے ہیں۔ پس ہر موقع پر ہمیں اپنے سچ کے معیار کو بلند کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر آپ نے جماعت کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان کی نیکیوں کے دو حصے ہیں ایک حصہ فرائض کا ہے اور دوسرا حصہ نوافل کا ہے۔ وہ فرائض جو حقوق اللہ سے تعلق رکھتے ہیں، اُن کے علاوہ آپ نے اُن کی بھی مثال دی ہے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس میں بھی فرائض اور نوافل ہیں۔ اور ان فرائض میں فرمایا کہ ایسے فرائض جو انسان پر فرض کئے گئے ہیں، مثلاً قرض کا اتارنا۔ کسی نے قرض لیا ہے تو اُس کا اتارنا اُس پر فرض ہے۔ یا نیکی کے مقابل پر نیکی کرنا، یہ ایک مسلمان پر اور احمدی مسلمان پر فرض ہے۔ فرمایا ان فرائض کے علاوہ ہر نیکی کے ساتھ نوافل بھی ہوتے ہیں۔ یعنی ایسی نیکی جو کسی کے حق سے فاضل اور زائد ہو۔ نیکی کا بدلہ اتارا۔ قرض لیا قرض کا بدلہ اتارا، اپنا قرض ادا کیا یہ تو بہرحال فرض ہے۔ لیکن اس کے نفل یہ ہیں کہ اُن سے زائد بھی کچھ ادا ہو اور انبیاء ہمیشہ اس سنت پر عمل کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہمارے سامنے ہے جو سب سے بڑھ کر اس پر عمل کرنے والے تھے۔ جیسے کہ فرمایا احسان کے مقابل احسان کے علاوہ اَور احسان کرنا یہ نفل ہے۔ اب اگر کوئی کسی پر احسان کرے تو احسان کا بدلہ تو احسان کر کے اتارا ہی جا سکتا ہے اور اتارنا چاہئے۔ یہ تو فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی فرمایا ہے کہ احسان کا بدلہ احسان ہی ہے۔ لیکن اس فرض پر نفل تب ہوگا جب احسان سے بڑھ کر احسان کیا جائے۔ فرمایا اگر یہ ہوگا تو یہ وہ عمل ہے جو فرائض کو مکمل کرتا ہے اور زائد ثواب کا مورد بناتا ہے۔ فرمایا کہ حدیث کے مطابق یہ وہ لوگ ہیں جو اتنا مقام حاصل کر لیتے ہیں کہ جن کے ہاتھ پاؤں اللہ تعالیٰ ہو جاتا ہے۔ حتی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں اُن کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتے ہیں۔ یعنی اُن کا ہر قول و فعل خدا تعالیٰ کی رضا کی تڑپ کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے لئے اور خدا تعالیٰ کا ہو جاتا ہے۔ ایسا کام اُن سے سرزد ہی نہیں ہوتا جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بنے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 9 مطبوعہ ربوہ)

پس یہ ٹارگٹ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اپنی بیعت میں آنے کے بعد دیا

ہے۔اور بیعت کا حق ہم تبھی ادا کرسکیں گے جب اس ٹارگٹ کے حصول کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔آپ نے فرمایا کہ اس کے حصول کے لئے مجاہدہ کرنا پڑتا ہے۔ایک رات میں یہ مقام حاصل نہیں ہو جاتا۔اس کے لئے جذباتِ نفس سے پاک ہونا ہوگا۔نفسانیت کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کے ارادہ کے مطابق چلنا ہوگا۔ کوشش کرنی ہوگی کہ میرا کوئی فعل ناجائز نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے تابع ہو۔جب یہ ہوگا تو روزمرہ کی بہت سی مشکلات سے انسان بچ رہے گا۔آپ نے واضح فرمایا کہ لوگ مشکلات میں پڑتے ہی اُس وقت ہیں جب اللہ تعالیٰ کی رضا کے برخلاف کوئی کام کرتے ہیں۔اُس وقت یہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے نیچے نہیں آتے بلکہ اپنے جذبات کے نیچے آ کر عمل کر رہے ہوتے ہیں۔مثلاً غصہ میں آ کر کوئی ایسا فعل سرزد ہوجائے جس سے مقدمات بن جائیں، کوٹ کچہری کے چکر لگانے پڑ جائیں، جیل جانا پڑ جائے۔لیکن اگر کوئی یہ ارادہ کر لے کہ کتاب اللہ کی مرضی کے بغیر، اُس کے استصواب کے بغیر کوئی حرکت وسکون نہیں کرنا، کوئی عمل نہیں کرنا اور ہر بات پر اللہ تعالیٰ کی کتاب کو دیکھنا ہے تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی کتاب بدعملیوں سے بچنے کا مشورہ دے گی۔ورنہ اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب کو چھوڑ کر اپنے جذبات کا تابع ہونے کی کوشش کروگے تو نقصان اُٹھاؤ گے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 10-9۔ایڈیشن 2003ء۔مطبوعہ ربوہ)

پس مامور من اللہ کی بیعت کر کے ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہر معاملے میں ہم کتاب اللہ سے مشورہ لیتے ہیں یا اپنے نفس سے۔اگر ہمارا نفس ہمیں کتاب اللہ کے مشورے پر عمل کرنے سے روکتا ہے تو ہمیں اپنی فکر کرنی چاہئے۔ان دنوں میں خاص طور پر یہ جو جلسہ کے دن ہیں ہمیں درود، استغفار پر زور دینا چاہئے تا کہ ہم اپنی اصلاح کی طرف زیادہ سے زیادہ مائل ہوں۔اپنی خواہشات اور جذبات کو خدا تعالیٰ کی خواہشات اور احکامات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش اور دعائیں کریں تا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا حق ادا کرنے والے بن سکیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے اعلیٰ معیاروں کے حصول کے لئے جو ارشادات فرمائے ہیں اُن سب کا احاطہ تو اس وقت ممکن نہیں، ایک اہم بات جو مَیں اس وقت آپؑ کے حوالے سے یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں، وہ ایسی ہے کہ اگر ہم اس کو اپنا لیں تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہمارے قدم بڑھتے چلے جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''راتوں کو اُٹھو اور دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے بھی تدریجاً تربیت پائی۔وہ پہلے کیا تھے؟ ایک کسان کی تخم ریزی کی طرح تھے۔پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آبپاشی کی۔آپ نے اُن کے لیے دعائیں کیں۔بیج صحیح تھا اور زمین عمدہ تو اس آبپاشی سے پھل عمدہ نکلا۔جس طرح حضور علیہ السلام چلتے اسی طرح وہ چلتے۔وہ دن کا یا رات کا انتظار نہ کرتے تھے۔تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو۔تہجد میں اٹھو۔دعا کرو۔دل کو درست کرو۔کمزوریوں کو چھوڑ دو اور خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ۔یقین رکھو کہ جو اس نصیحت کو وِرد بنائے گا اور عملی طور سے دعا کرے گا اور عملی طور پر التجا خدا کے سامنے لائے گا، اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرے گا اور اس کے دل میں تبدیلی ہوگی۔خدا تعالیٰ سے ناامید مت ہو۔ ع برکریماں کارہا دشوار نیست''

(ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 28 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرمایا کہ ''بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو کیا کوئی ولی بننا ہے؟ افسوس انہوں نے کچھ قدر نہ کی۔بیشک انسان نے (خدا تعالیٰ کا) ولی بننا ہے۔اگر وہ صراط مستقیم پر چلے گا تو خدا بھی اس کی طرف چلے گا اور پھر ایک جگہ پر اس کی ملاقات ہوگی۔اس کی اُس طرف حرکت خواہ آہستہ ہوگی، لیکن اس کے مقابل خدا تعالیٰ کی حرکت بہت جلد ہوگی۔ چنانچہ یہ آیت اسی طرف اشارہ کرتی ہے۔وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (کہ جن لوگوں نے ہمارے بارے میں کوشش کی ہم اُنہیں ضرور اپنے راستوں کی طرف ہدایت دیں گے، رہنمائی کریں گے۔فرمایا) سو جو جو باتیں مَیں نے آج وصیت کی ہیں، ان کو یاد رکھو کہ ان ہی پر مدارِ نجات ہے۔تمہارے معاملات خدا اور خَلق کے ساتھ ایسے ہونے چاہئیں جن میں رضائے الٰہی مطلق ہی ہو۔پس اس سے تم نے وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کے مصداق بننا ہے''۔(ملفوظات جلد اول صفحہ 29-28 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ جلسہ کے دن ہمیں میسر آئے ہیں اور اس سے چند دن پہلے رمضان گزرا ہے جس میں ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔جلسہ کے دنوں میں ہم علمی اور تربیتی طور پر قرآن، حدیث اور سنت کی روشنی میں باتیں بھی سنیں گے۔خدا تعالیٰ کی ذات کا اِدراک، اُس سے تعلق جوڑنے کی طرف بہت سوں کو مزید توجہ پیدا ہوگی۔اس علم کے ساتھ ہمیں اپنے عمل کو بھی صیقل کرتے چلے جانے کی اور ملانے کی ضرورت ہے۔جو کچھ حاصل کیا، اُس کو سنبھالنے اور اُس سے فیض اُٹھاتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔اپنے ہر عمل میں دوام اور باقاعدگی کی ضرورت ہے۔ہمیں ان برکات کو سمیٹنے کے لئے اس جلسہ کو بھی فضلِ الٰہی سمجھنا چاہئے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

انتظامی لحاظ سے بھی بعض باتیں کہنی چاہتا ہوں۔یہ خیال رکھیں کہ جلسہ سالانہ میں آتے وقت بھی اور یہاں سے واپسی پر بھی جو لوگ کاروں پر آ رہے ہیں، کاروں کی پارکنگ کی جگہوں پر اور نہ ہی پارکنگ سے جلسہ گاہ آتے ہوئے کیونکہ جو دور پارکنگ ہے، وہاں سے بعض پارکنگ کر کے اب بسوں کے ذریعے سے آئیں گے اور پھر یہاں سے بسوں کے ذریعہ سے ہی جائیں گے تو آتے ہوئے اور جاتے ہوئے اور پارکنگ کے وقت جب پارکنگ کر رہے ہوں، کسی قسم کا رَش نہیں ہونا چاہئے۔باقاعدہ ایک انتظام کے تحت، ایک لائن کے تحت، ایک تنظیم کے تحت ہمیں چلنا چاہئے۔

اسی طرح جلسہ گاہ میں داخل ہوتے ہوئے جہاں چیکنگ اور سکینرز وغیرہ لگے ہوئے ہیں وہاں بھی یہ احتیاط کریں کہ لائنوں میں اور ترتیب سے آئیں۔کیونکہ جہاں بھی لائنیں توڑیں گے، بدانتظامی پیدا ہوتی ہے اور پھر دیر بھی لگتی ہے، پھر شکوے بھی بڑھتے ہیں۔آپ کا وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔انتظامیہ کے لئے پریشانی کا باعث بھی بنتا ہے۔اسی طرح سامان کی چیکنگ بھی جب کی جاتی ہے تو بعض شکایتیں مجھ تک پہنچی ہیں کہ بعضوں کو شکوہ ہوجاتا ہے۔اُن کو چیکنگ کروا لینی چاہئے۔یہ آپ کے فائدہ کے لئے ہی ہے۔

اور جیسا کہ میں ہمیشہ ہر جلسہ پر اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں کہ ہر شاملِ جلسہ کو جلسہ میں بیٹھے ہوئے یہاں ہر مرد اور عورت کو اپنے ماحول پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔اگر ہم محتاط ہو کر ہر طرف نظر رکھنے والے ہوں گے تو یہ سب سے بڑا سیکیورٹی کا نظام ہے جو اس وقت جماعت احمدیہ میں ہے اور جو دنیا میں کہیں اور نہیں مل سکتا۔ یہ جماعت احمدیہ کا ہی خاصہ ہے۔پس اس میں بھی کبھی ڈھیلے نہ ہوں۔لاپرواہی نہ کریں۔کسی کی بھی مشکوک حرکت پر انتظامیہ کو اطلاع کریں۔کسی جگہ کوئی تھیلا وغیرہ یا کوئی بیگ پڑا ہوا دیکھیں تو ڈیوٹی والوں کو آگاہ کریں۔

ایک اور بات یہ ہے کہ اس دفعہ کیونکہ جلسہ کی تاریخیں مختلف ہیں، رات کے وقت جو یہاں ٹینٹ لگا کر یا اجتماعی قیامگاہ میں رہنے والے ہیں، اُن کو رات کو سردی کا احساس ہوگا کیونکہ ٹھنڈ زیادہ ہوجاتی ہے۔بعض لوگوں کی طبیعت نازک بھی ہوتی ہے۔اس لئے ایک تو گرم کپڑے پہن کر سوئیں اور رضائیوں کا، quilt وغیرہ کا انتظام تو یہاں ہے جو نہیں لے کر آئے وہ بھی نیچے لے لیں۔ایک دو سال ہی یہ مجبوری ہے انشاء اللہ تعالیٰ پھر اپنے وقت میں جلسہ آ جائے گا۔کارکنان کو میں پہلے ہی توجہ دلا چکا ہوں کہ اُن کے فرائض کیا ہیں؟ مہمان کی مہمان نوازی کا حق ادا کریں۔ہر شعبہ ہمیشہ کی طرح بے لوث ہو کر خدمت کرے۔پھر صفائی کے بارے میں بھی اور خاص طور پر ٹائلٹس کے بارے میں شکایتیں بہت زیادہ آتی ہیں۔اگر عمومی طور پر نہیں تو بعض نفیس طبائع ایسی ہوتی ہیں جو ذرا سی بھی گندگی برداشت نہیں کر سکتے۔اس لئے جہاں ان کی صفائی کا انتظام رکھنا انتظامیہ کا کام ہے، وہاں لوگوں کو بھی چاہئے کہ استعمال کے بعد اپنی جگہ صاف کر کے باہر نکلیں۔گو اس دفعہ اس انتظام کے لئے ایک علیحدہ ٹیم بھی بنا دی گئی ہے، اب امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ بہتر انتظام ہوگا لیکن پھر بھی صفائی کا انتظام ہونا چاہئے۔کیونکہ صفائی بھی یاد رکھیں کہ معمولی چیز نہیں ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہ ایمان کا حصہ ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب فضل الوضوء حدیث نمبر 534)

پس ایک مومن کو ہر طرح سے اپنے ایمان کے معیار اونچے کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اور افرادِ جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ نمازوں اور نوافل اور دعاؤں پر زور دیں۔ان دنوں میں خاص طور پر درود، دعائیں، نوافل وغیرہ کی ادائیگی کی طرف بہت توجہ دیں۔اجتماعی تہجد کا یہاں انتظام ہے جو یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں وہ یہاں آئیں جو گھروں میں ٹھہرے ہوئے ہیں وہ اپنے گھروں میں تہجد کی باقاعدگی اختیار کریں تا کہ اللہ تعالیٰ اسلام اور احمدیت کی ترقی کے غیر معمولی نظارے ہمیں دکھائے۔

پاکستانی احمدیوں کو بھی خاص طور پر دعاؤں میں یاد رکھیں۔اُن پر ظلموں کی اب انتہا ہو رہی ہے جیسا کہ مَیں نے کہا۔اب کل بھی وہاں ایک شہادت ہوئی ہے اور ایک اَور شخص پر بھی فائر ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بچ گئے۔باقی دنیا کے احمدیوں کو بھی جہاں جہاں بھی اُن پر ظلم ہو رہا ہے اُن کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔اللہ تعالیٰ جلد ان ظالموں کی پکڑ کے سامان پیدا فرمائے اور دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کی پہچان

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے

فون نمبر: 0924618281,04027172202

09849128919, 08019590070

منجانب:
ڈیکو بلڈرز
حیدرآباد۔
آندھرا پردیش

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200

Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

Tel.: 0671-2112266. (M) 9437078266,
9437032266, 9438332026, 943738063

کرنے والی بن جائے۔

اس وقت جیسا کہ مَیں نے کہا ایک شہادت ہوئی ہے۔ ان شہید کا جنازہ غائب بھی ہم پڑھیں گے اور اس کے ساتھ ہی بعض اور جنازے بھی ہیں۔ یہ شہید مکرم راؤ عبدالغفار صاحب ابن مکرم محمد تحسین صاحب ہیں جن کو کل 6؍ستمبر 2012ء کو شہید کر دیا گیا۔ یہ چاکیواڑہ میں اپنے ایک سکول میں کام کرتے تھے جہاں پڑھانے کے بعد شام کو پانچ بجے گھر واپس آنے کے لئے وہاں سے نکلے ہیں اور بس میں سوار ہونے لگے ہیں تو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے آپ پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجہ میں دو فائر آپ کو لگے۔ ایک گولی کندھے میں لگی اور دوسری گردن سے پیچھے سے لگ کر سر سے نکل گئی جس سے آپ موقع پر شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

شہادت کے وقت شہید مرحوم کی عمر بیالیس سال تھی۔ شہید مرحوم نے جنوری 2012ء سے وصیت کی ہوئی تھی۔ گو وصیت منظور نہیں تھی تاہم اپنی وصیت کا چندہ دے رہے تھے۔ جماعتی خدمات تھیں۔ زعیم انصار اللہ حلقہ تھے۔ سیکرٹری خصوصی تحریکات تھے۔ نہایت مخلص احمدی تھے۔ نہایت نیک سیرت اور آپ کو دعوت الی اللہ کا بے حد شوق تھا۔ اسی طرح آپ کا اور آپ کی فیملی کا جماعت سے بہت پختہ تعلق تھا۔ انتہائی خوش اخلاق، ملنسار، دعا گو شخص تھے۔ خلافت سے گہری محبت رکھتے۔ کسی بھی تحریک میں جو خلیفہ وقت کی طرف سے ہوتی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ 1995ء میں آپ کی شادی شازیہ کلثوم صاحبہ بنت رانا عبدالغفار صاحب کے ساتھ ہوئی تھی۔ ان سے آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ انہوں نے بھی اور ان کی ہمشیرہ نے بھی 1988ء میں مباہلے کا نتیجہ دیکھ کر، ضیاء الحق کا انجام دیکھ کر اُس وقت بیعت کی تھی۔ ان کی والدہ ان سے پہلے احمدی ہو چکی تھیں اور ان کے ذریعے سے ان کے خاندان میں پھر احمدیت کا تعارف ہوا اور بڑھتا چلا گیا۔ ان کی بہن کہتی ہیں کہ میں نے آٹھ سال قبل خواب میں دیکھا کہ ان کو گولی لگی ہے اور ختم ہو گئے ہیں لیکن جب قریب گئی تو کیا دیکھتی ہیں کہ زندہ ہیں۔ یقیناً یہ شہادت کا درجہ تھا جو ان کو ملنے والا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا ہے کہ شہید کبھی مرتا نہیں اور نہ تم ان کو مردہ کہو۔ اسی طرح ایک خواب ان کی بیٹی نے اور ان کی اہلیہ نے بھی دیکھی تھی۔ وہ بھی ان کی شہادت سے تعلق رکھتی ہے۔ اہلیہ نے یہ خواب ان کو سنائی تو انہیں تاکید کی کہ اگر میں شہید ہو جاؤں تو تم نے رونا دھونا نہیں۔ اسی طرح ان کے واقف بتاتے ہیں کہ اتوار کو احمدیہ ہال کراچی میں میٹنگ تھی، گھر واپس آتے ہوئے راستے میں اپنے دوسرے ساتھیوں کو کہہ رہے تھے کہ موت تو سب کو ہی آنی ہے لیکن میری خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے شہادت کی موت دے۔ اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کے درجات بلند سے بلند فرماتا چلا جائے۔ اور ان کی نسلوں میں ہمیشہ خلافت سے وفا کا تعلق قائم رہے۔ ان کا ایک بیٹا جامعہ احمدیہ ربوہ میں پڑھ رہا ہے۔ دوسرا میٹرک میں چودہ سال کا ہے۔ پھر دس سال کی اور ایک سات سال کی بچی ہے۔

دوسرا جنازہ غائب جو آج میں پڑھوں گا وہ مکرمہ صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ کا ہے جو حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ اور حضرت نواب عبداللہ خان صاحبؓ کی بیٹی تھیں۔ جون 1927ء میں پیدا ہوئیں اور یکم ستمبر کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں ان کا انتقال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کا بچپن قادیان میں گزرا اور بڑے دینی ماحول میں گزرا۔ وہیں پرورش پائی۔ وہیں تعلیم حاصل کی۔ پارٹیشن کے وقت جبکہ آپ کی عمر بیس سال کی تھی قادیان سے ہجرت کر کے لاہور آ گئیں۔ قادیان میں بھی کچھ ناصرات میں اور لجنہ میں خدمات کرتی رہیں، یہاں بھی ان کی کچھ خدمات ہیں۔ یہ مرزا غلام قادر شہید کی والدہ تھیں۔ یہ اپنے ایک مضمون میں لکھتی ہیں جو میں سمجھتا ہوں بیان کرنا ضروری ہے۔ کہتی ہیں کہ غلام قادر شہید کی شہادت کے بعد ایک پرانا مڑا تڑا کاغذ میرے سامنے ہے جو یاد نہیں مگر بارہ پندرہ سال پرانا ہے جس پر ایک دعا لکھی ہے جسے مَیں نے شعروں میں ڈھالنے کی کوشش کی تھی۔ مگر میں شاعرہ نہیں ہوں۔ جذبات میں بہہ کر کہنے کی کوشش کی تھی مگر کہہ نہ سکی۔ اس دعا کے دو اشعار درج ہیں۔ وہ یہ شعر ہیں کہ

ایک دوسرے سے بڑھ کر ہوں آب و تاب میں — چمکیں یہ آسمان پر جیسے کہ ہوں ستارے
نسلوں میں ان کی پیدا اہل وقار ہوویں — یہ التجا ہے میری کر لے قبول پیارے

کہتی ہیں کہ یہ اشعار شاید وزن اور بحر سے خالی ہوں مگر میرے دل کے جذبات سے پُر ہیں۔ جو کچھ میں نے لکھا وہ نثر میں یوں ہے کہ اے خدا! ہمیشہ میری دعا رہی ہے کہ میری گود کے پالے تجھ پر نثار ہوں۔ اے خدا! جب وقت آئے تو فکر فردا اُنہیں سرفروشی سے باز نہ رکھے۔ میرے رب! تیرا اذن نہ ہو تو خواہشیں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ تیرے حکم کے بغیر کوئی تہی دامن کا دامن نہیں بھر سکتا۔ میرے خدا! میری دعا سن لے اور میرے بیٹے ایک دوسرے سے بڑھ کر آب و تاب میں ہوں۔ آسمان پر چاند ستاروں کی طرح چمکیں، اُن کی نسلوں سے فخر دیار اور اہل وفا پیدا ہوں۔ میری تو التجا ہے، قبول کرنے والا تو ہی ہے۔ اے کاتبِ تقدیر! میرے بچوں کے لئے عمر و دولت، ارادت و سعادت لکھ دے۔ کہتی ہیں قادر کی قربانی سے چند دن پہلے میرے پرانے کاغذات سے یہ دعا نکلی۔ خدا جانے کس جذبے سے میں نے کی تھی جو قبول ہوئی۔ چند لمحوں کے لئے میرا دل کانپا کہ اللہ! میں نے تو اس کے لئے جانی قربانی مانگی ہے۔ اندر سے ایک مامتا بولی کہ یا اللہ! چھوٹی عمر میں ان سے یا مجھ سے قربانی نہ لینا اور میں دعا مانگنے لگی یا اللہ! عمر دراز دینا۔ مجھے کیا پتہ تھا کہ میری دعا قبول ہو چکی ہے اور جوانی میں ہی اللہ تعالیٰ قربانی لینا چاہتا ہے اور خدا کا یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ جوانی میں میرا بچہ مجھ سے لے لے گا۔ بہر حال جتنی بڑی قربانی ہوگی اُتنا ہی بڑا اجر ہوگا‘‘۔

(کتاب ’’مرزا غلام قادر احمد‘‘ مصنفہ امۃ الباری ناصر صاحبہ صفحہ 224-223 شائع کردہ لجنہ اماء اللہ کراچی)

اور بیٹے کی شہادت پر انہوں نے بڑا صبر دکھایا۔ میں خود بھی اس کا گواہ ہوں۔ بڑے صبر اور حوصلے سے یہ صدمہ برداشت کیا۔ جب میں افسوس کرنے ان کے پاس گیا تو بڑے مسکرا کر انہوں نے قادر شہید کی خوبیوں کا ذکر کیا اور بڑا حوصلہ دکھایا۔ مجھ سے خط و کتابت رکھتی تھیں اور جو آخری خط مجھے لکھا اُس میں بھی یہی فقرہ تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور میری اولاد کو بھی تقویٰ عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے وارث ہوں اور آپ کی نسل ہونے کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ کرے کہ یہ دعا ان کی ساری اولاد میں اور سارے خاندان کے بارہ میں پوری ہو۔

جیسا کہ میں نے کہا آپ قادر شہید کی والدہ تھیں۔ آپ کی خواہش تھی کہ ان کے بیٹے وقف ہوں۔ دو بیٹے ہیں تو قادر شہید نے زندگی وقف کی اور پھر شہادت کا مقام بھی پایا۔ ان کو قادر شہید سے بڑی محبت تھی۔ ہر جگہ گھر میں مختلف جگہوں پر اس کی تصویریں لگائی ہوئی تھیں۔ صبر اور حوصلے کی مَیں نے بات کی ہے، جب قادر شہید کا جنازہ اُٹھا ہے تو اُس وقت بھی بجائے رونے دھونے کے ان کے یہ الفاظ تھے کہ جزاک اللہ قادر، جزاک اللہ قادر۔ یعنی ان کے بیٹے قادر نے بڑا مقام دلا دیا ہے کہ شہید کی ماں کہلائی ہیں اور ان کی خواہش پوری ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ مغفرت اور رحمت کا سلوک فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ ان کے خاوند مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب بھی بیمار ہیں اور بوڑھے بھی ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ ان کی اولاد کو جیسا کہ میں نے کہا ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک جنازہ جو اس وقت ادا کیا جائے گا وہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سابق امیر ضلع بہاولپور کا ہے۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب، چوہدری نور محمد صاحب جو ہوشیار پور کے رہنے والے تھے۔ اُن کے بیٹے تھے۔ 1933ء میں پیدا ہوئے اور 28؍اگست کو ان کا انتقال ہوا۔ بی ایس سی سول انجینئرنگ کے بعد یہ محکمہ نہر میں ملازم ہوئے اور وہیں سے ریٹائر ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے 65ء سے 67ء تک بطور قائد خدام الاحمدیہ ضلع رحیم یار خان پھر 75ء سے 80ء تک صدر جماعت احمدیہ اور 83ء سے 2004ء تک امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولپور خدمت کی توفیق پائی۔ 2004ء میں ہجرت کر کے ربوہ آ گئے۔ ان کو وہاں 74ء میں مخالفین کی مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ ان کی ڈائری کا ایک ورق ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ 1974ء میں جماعت احمدیہ کے خلاف سارے پاکستان میں شدید مخالفت شروع ہو گئی۔ ان دنوں مَیں بہاولپور میں چھوٹے بھائی بشیر صاحب کے پٹرول پمپ کی دیکھ بھال کر رہا تھا، کیونکہ بشیر صاحب آپریشن کی وجہ سے بیمار تھے اور 74ء کے فسادات کی وجہ سے مولویوں نے وہاں پکٹنگ (Picting) کر دی تھی اور کسی کو پٹرول پمپ میں آنے نہیں دیتے تھے۔ کفن پوش نوجوانوں کی لائن آ گئے، پٹرول پمپ کے راستوں پر کھڑی کر دی تھی۔ وہاں ایک احمدی نوجوان پٹرول ڈلوانے کے لئے آیا تو اُس کا موٹر سائیکل لے کر جلا دیا۔ ان پر بڑا ظلم کیا۔ تیل وغیرہ پھینکا، گالیاں دیتے تھے اور ظلم کئے۔ بہرحال اس لحاظ سے بھی ان کو یہ تکالیف برداشت کرنے کی بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ ان کی اہلیہ لکھتی ہیں کہ آخری وقت تک جماعتی خدمات بجالاتے رہے۔ کیونکہ ان کو قضا میں قاضی مقرر کیا گیا تھا، شدید بیماری کے باوجود قضا کا آخری فیصلہ لکھا اور اس کو دھاگہ سے باندھ کر مجھ کو دیا اور تاکید فرمائی کہ اسے کوئی نہ پڑھے اور دفتر قضا میں بھجوا دینا۔ آخری بیماری میں بہت زیادہ تکلیف تھی اور بولنا بھی مشکل تھا۔ میں نے آپ سے کہا کہ بہت زیادہ بیمار ہیں، حضرت صاحب کو لکھ دیں کہ میں اب بیماری کی وجہ سے کام نہیں کر سکتا۔ تو انہوں نے کہا کہ مجھے انہوں نے مقرر فرمایا ہے۔ جب تک دَم ہے کرتا رہوں گا۔ اور بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد کو بھی نیکیوں میں بڑھائے۔

اور آخری جنازے کا جو اعلان ہے وہ مکرم فراس محمود صاحب آف سیریا کا ہے۔ آجکل وہاں جو فسادات ہو رہے ہیں اُن فسادات کی وجہ سے دمشق کے مضافاتی علاقے میں ان کی شہادت ہوئی ہے۔ ان کی لاش کا پہلے پتہ نہیں لگ رہا تھا۔ ان کی لاش 30 اگست کو ملی اور جب دفنانے کی کوشش کی گئی تو زمین پتھریلی تھی اس لئے دفنا نہیں سکے۔ قبر نہیں کھود سکے تھے۔ پھر اگلے دن وہاں کے رہائشیوں نے اس فساد میں جو باقی مرنے والے تھے، شہید ہونے والے تھے اُن کو جب دفنایا تو ان کو بھی وہاں دفنا دیا گیا۔ انہوں نے آٹھ مہینے پہلے بیعت کی تھی۔ پینتیس سال ان کی عمر تھی۔ مزدوری کرتے تھے اور آٹھ مہینے میں انہوں نے بڑی وفا سے احمدیت کے ساتھ تعلق اور بیعت کے ساتھ تعلق کو نبھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بھی بلند فرمائے اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ان سب کی نماز جنازہ، نماز جمعہ کے بعد ہوگی۔ ۞۞۞

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینٹنک لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-1652 2243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی 2012ء

عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے اور البانیہ، کوسووو، مونٹی نیگرو، ترکی، تاجکستان، لیتھوانیا، بوزنیا، سلوینیا، میسیڈونیا اور بلغاریہ سے جلسہ سالانہ پر آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ سے الگ الگ ملاقاتوں کا ایمان افروز احوال۔ جرمنی کے رکن پارلیمنٹ کی حضور انور سے ملاقات۔

18 نکاحوں کا اعلان اور خطبہ نکاح میں اہم نصائح۔ فیملی ملاقاتیں، نماز جنازہ، لائبریری کا معائنہ اور اہم ہدایات، قادیان میں جو کتب شائع ہو چکی ہیں وہ بھی منگوا کر لائبریری میں رکھیں۔ باقاعدہ ایک کمیٹی بنائیں جو لائبریری کے لئے کتب کا انتخاب کیا کرے۔ اس کمیٹی میں مختلف فیلڈز کے لوگ ہوں۔

آخن میں ورود مسعود اور استقبال۔ مسجد منصور کا سنگ بنیاد۔ آخن شہر کے میئر کا ایڈریس اور مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب۔ آخن شہر کے ٹاؤن ہال کا وزٹ۔ بیلجیئم کے لئے روانگی اور بیت السلام برسلز میں ورود و استقبال۔

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن)

قسط: ہشتم آخری

تسلسل کیلئے دیکھیں بدر یکم نومبر ۲۰۱۲

بقیہ: 4 جون 2012ء بروز سوموار

عربوں کی ملاقات

بعد ازاں گیارہ بجکر 45 منٹ پر مختلف ممالک سے آنے والے عرب احباب مرد و خواتین نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی۔

✿......ایک دوست نے بتایا کہ ہم حضور انور سے دوسری بار مل رہے ہیں۔ ہمیں بڑی خوشی ہوئی ہے۔ حضور انور نے فرمایا مجھے بھی آپ لوگوں سے مل کر بڑی خوشی ہوئی ہے۔

✿......ایک دوست نے بتایا کہ میں نے کل بیعت کی ہے۔ مجھے جلد کا کینسر ہے۔ حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

✿......ایک خاتون جو پہلے مسلمان تھیں پھر یہووا وِٹنس والوں کے ساتھ جا ملیں اور اس کے بعد پھر احمدیت قبول کی۔ یہ بھی اس موقعہ پر موجود تھیں اور سپین سے جلسہ پر آئی ہوئی تھیں۔ حضور انور نے فرمایا اب پکّی احمدی ہو چکی ہیں؟ موصوفہ نے اپنے میاں، بیٹے اور خاندان کے لئے دعا کی درخواست کی۔ ان کے میاں مسلمان ہیں لیکن ابھی احمدیت قبول نہیں کی۔

✿......**اس سوال پر کہ سیریا (Syria) کے واقعات کو حضور انور کس طرح دیکھتے ہیں۔** حضور انور نے فرمایا حکومت کو قائم رکھنے کی کوشش میں حکومت کی طرف سے ظلم ہو رہا ہے۔ علویوں اور سنیوں میں لڑائی ہے۔ علویوں کو ساتھ ملا کر ظلم ہو رہا ہے۔ دوسری طرف سُنّی بھی ظلم کر رہے ہیں۔ معیشت اور اخلاقیات تباہ ہو رہی ہیں۔ ظلم ہو رہا ہے جب اتنا ظلم ہو جائے تو دیکھیں خدا کی تقدیر کیا ظاہر کرتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مغربی طاقتیں مسلمانوں کی آپس میں لڑائی کی وجہ سے فائدہ اٹھا رہی ہیں اور یہ لوگ ان مغربی طاقتوں کو خود موقع فراہم کر رہے ہیں کہ آؤ اور مداخلت کرواور اپنے مفاد حاصل کرو۔

حضور انور نے فرمایا: احمدیوں کے پاس کوئی طاقت تو نہیں ہے۔ احمدی ان کو حکمت کے ساتھ سمجھا سکتے ہیں اور دعا ہی کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں احمدیت کی برکت عطا کی ہے۔ ہم اپنا حصہ دین کی خدمت میں ڈالیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

✿......ایک خاتون نے عرض کیا کہ حضور کو سامنے دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہے۔ موصوفہ نے کہا کہ بعض خواتین کے حجاب اور وضو کے بارہ میں آبزرویشن ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا مجھے علم ہے کہ بعض کے حجاب صحیح نہیں ہیں۔ بال ننگے ہوتے ہیں۔ میک اپ کے ساتھ منہ ننگا ہوتا ہے۔ کوٹ لمبا نہیں ہوتا۔ لباس صحیح نہیں ہوتا۔ میک اپ کی وجہ سے وضو بھی صحیح نہیں کر رہی ہوتیں۔ حضور انور نے فرمایا میں لجنہ کو اپنے خطابات میں سمجھاتا رہتا ہوں، نصیحت کرتا رہتا ہوں، اللہ کرے ان کو سمجھ آجائے۔ نصیحت کرنے کا ہی حکم ہے، ڈنڈے کا تو حکم نہیں ہے۔

✿......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ نیل پالش اور ناخن کے درمیان کوئی خلا نہیں ہوتا۔ اصل چیز صفائی ہے۔ وضو ہو جاتا ہے۔ لیکن چہرے پر میک اَپ کی وجہ سے وضو نہ کرنا یہ غلط طریق ہے۔ وضو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق ہونا چاہئے۔ جو اس پر عمل نہیں کرتا تو اس کی یہ کمزوری ہے۔ اگر یہ کمزوریاں پیدا نہ ہوتیں تو خدا تعالیٰ قرآن کریم میں نصیحت کرنے کا حکم نہ دیتا۔ اس لئے میں تو نصیحت کرتا رہتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: پرانی احمدی عورتیں آپ کے لئے اُسوہ نہیں ہیں۔ آپ کے لئے اُسوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج ہیں اور وہ مومن عورتیں ہیں جن کا ذکر قرآن کریم نے کیا ہے اور صحابیات ہیں جو آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں۔ ان کے پیچھے چلیں گی تو ہدایت پا جائیں گی۔

حضور انور نے فرمایا: یہ خود پرانی احمدیوں کے لئے نمونہ بن جائیں گی، یہ دین کی صحیح تعلیم پھیلانے کا باعث بن جائیں گی اور نئی آنے والیوں کے لئے بھی نمونہ بنیں گی۔ خدا کی کسی سے رشتہ داری نہیں ہے جو صحیح چلے گا وہی لیڈر بنے گا۔

اس خاتون نے کہا مَیں شکوہ کی وجہ سے نہیں کہہ رہی۔ مجھے احمدی ہونے کی وجہ سے جو غیرت ہے اس وجہ سے کہہ رہی ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے لئے نمونہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، صحابیات ہیں۔ اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ہیں اور آپ کے خلفاء ہیں جو وہ کر کے دکھاتے ہیں اور جو وہ کہتے ہیں بس اس کے پیچھے چلیں۔

✿......ایک خاتون نے عرض کیا کہ عرب ملکوں میں بچوں کی تربیت کی بہت ضرورت ہے۔ شادی کے بارہ میں بھی مسائل ہیں۔ ہم اپنی نسلوں کو احمدی ماحول میں تربیت کرنا چاہتی ہیں۔ پرورش کرنا چاہتی ہیں۔ خاتون نے بتایا کہ میں تیونس سے ہوں لیکن جرمنی میں رہتی ہوں۔ حضور انور نے فرمایا ان ملکوں میں آپ کو ایک جہاد کرنا پڑے گا۔ یہاں کے مسائل ہیں اور یہاں کے خاص حالات ہیں۔ بچوں کی نگرانی رکھیں۔ جماعت کے نظام سے تعلق رکھیں اور مسجد سے پختہ تعلق رکھیں۔

✿......ایک شخص نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اپنی انگوٹھی متبرک کروائی۔

✿......ایک عرب دوست نے عرض کیا کہ میں نے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ قبل خواب دیکھا ہے کہ مَیں حضور انور کی پیشانی کو بوسہ دے رہا ہوں۔ مَیں آج حضور انور کی پیشانی کو چومنا چاہتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جب ملاقات ہوگی تو ہو جائے گا۔

بعد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائی اور تمام مرد احباب نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور تمام لوگوں نے اور فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ وہ نوجوان بھی ملا جس نے خواب میں حضور انور کی پیشانی کو چوما تھا۔ اس نے معانقہ کرتے ہوئے حضور انور کی پیشانی کو چوما اپنی خواب کو حقیقت کا روپ دے دیا۔ زہے قسمت، زہے نصیب۔

عرب احباب کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات بارہ بجکر پچیس منٹ تک جاری رہی۔

البانیا، کوسووو اور مونٹی نیگرو کے وفود کی ملاقات

اس کے بعد ملک البانیا (Albania)، کوسووو (Kosovo) اور مونٹی نیگرو (Montenegro) سے آنے والے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ اس وفد میں Kosovo سے تین، البانیا سے دو اور مونٹی نیگرو سے ایک دوست شامل ہوئے۔

✿......مونٹی نیگرو (Montenegro) سے آنے والے دوست شفقت Luca صاحب نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ان کے خاندان میں بہت سے امام ہوئے ہیں اور روایتی طور پر ان کے خاندان کو، ان کی سرزمین میں تبلیغ اسلام کا موقع ملا۔ جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے موصوف نے بتایا کہ جلسہ کا ماحول اس قدر جاذب اور روحانیت سے بھرپور تھا کہ ان کے پاس الفاظ نہیں کہ بیان کر سکیں۔ ہم نے سنا تھا کہ نماز باجماعت میں خدا کے زیادہ قریب ہو جاتے ہیں۔ یہ جلسہ ایسا تھا کہ بہت زیادہ خدا کے قریب ہو گیا ہوں۔ حضور کی ہر حرکت، سکون میں، مجھے ایسے لگ رہا تھا کہ یہ کسی لیڈر کی نہیں بلکہ ایک باپ کی حرکت و سکون تھی۔

موصوف نے بتایا کہ جلسہ کے پہلے دن جب وہ حضور انور کا خطبہ جمعہ سن رہے تھے ان کے ساتھ ایک عجیب واقعہ ہوا۔ وہ خطبہ سننے میں مشغول تھے کہ اچانک ان پر ایک بیہوشی کی سی حالت ظاہر ہوئی۔ گویا تمام حواس ایک لمحہ کے لئے معطل ہو گئے۔ ان کے سامنے ایک بزرگ سفید لباس میں نمودار ہوئے جن کا چہرہ ان کو یاد نہیں۔ اس بزرگ نے ان کو شفقت کے ساتھ اپنے گلے لگایا اور بوسہ دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد جب یہ حالت ختم ہوئی تو ان کے سامنے حضور انور کا چہرہ تھا۔ جبکہ حضور خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے۔ یہ واقعہ بتاتے ہوئے جذبات سے ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

حضور انور نے فرمایا آپ نے نشان تو دیکھ لیا جو آپ کے دل کی پاکیزگی اور تقویٰ کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ خدا اس کے نیک اثرات قائم رکھے۔ خدا کے حضور دعا کریں تو امید ہے انشاء اللہ راہنمائی ہوگی۔

✿......بعد ازاں البانیا سے آنے والے دوست سلوان رامائے (Silvan Ramai) نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ وہ قانون کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ قبل ازیں 2008ء کے جلسہ میں آئے تھے۔ حضور

انور نے فرمایا کہ اب جو جلسہ دیکھا ہے اس میں اور 2008ء کے جلسہ میں کیا فرق دیکھا ہے۔ اس پر موصوف نے بتایا کہ جلسہ کے تمام انتظامات ہر لحاظ سے مکمل تھے۔ میں ایک ایسے ماحول سے آیا ہوں جو دہریہ ہے۔ روحانی ماحول نہیں ہے۔ یہاں مجھے روحانی ماحول ملا ہے۔

حضور انور کے اختتامی خطاب کے بعد مختلف زبانوں میں ترانے سن کر اور حاضرین جلسہ کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر ایک عجیب روحانی کیفیت کا احساس ہوا۔ احمدی رضا کار ہر لحہ نہایت اخلاص اور خندہ پیشانی کے ساتھ خدمات میں مصروف رہے اور ان کی ہر ضرورت کو پورا کرنے پر ہمہ تن تیار رہے۔ مبلغ سلسلہ نے عرض کیا کہ ان کے والد احمدی ہیں اور گزشتہ سال جلسہ پر آئے تھے اور حضور سے ملے تھے۔ حضور انور نے اس نوجوان کو فرمایا کہ دین کے معاملہ میں اپنے والد صاحب کے دکھائے ہوئے راستہ پر چلیں۔

✿......البانیا سے آنے والے ایک دوست Endri Pulaha صاحب نے بتایا کہ وہ ایک لادینی ماحول سے آئے ہیں۔ ان کے لئے جلسہ ایک نہایت ہی ناقابل فراموش روحانی تجربہ تھا جس کو الفاظ میں بیان کرنا ان کے لئے ممکن نہ تھا۔

حضور انور نے موصوف کو فرمایا سب سے قبل آپ ایک خدا پر ایمان لائیں جب آپ خدا پر ایمان لائیں گے تو اس تک پہنچنے کے لئے کسی مذہب کو اختیار کرنا ہوگا۔ چنانچہ آج اسلام ہی وہ مذہب ہے جو ہر لحاظ سے کامل اور خدا تعالیٰ تک پہنچانے والا ہے۔

✿......ملک Kosovo سے مقامی معلم Alban Zeqiraj صاحب بھی آئے ہوئے تھے۔ موصوف واقف زندگی ہیں اور بطور معلم خدمات بجالا رہے ہیں۔

Kosovo کے سابق صدر جماعت اور معلم موسیٰ رستمی صاحب مرحوم کی بہن Xhulsime Arifi صاحبہ بھی جلسہ جرمنی پر آئی ہوئی تھیں۔ موصوفہ نے بتایا کہ انہوں نے 2000ء میں بیعت کی تھی اور سب سے پہلا جماعت کا جمعہ انہی کے گھر پڑھا گیا تھا۔

مکرم موسیٰ رستمی صاحب مرحوم کی اہلیہ بھی جلسہ پر آئی ہوئی تھیں۔ ان کی چھوٹی بیٹی دل کے عارضہ سے بیمار ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچیوں کی تعلیم اور صحت سے متعلق دریافت فرمایا۔ اس پر موصوفہ نے بتایا کہ ڈاکٹرز نے بتایا ہے کہ یہ بیماری بسا اوقات ساری زندگی چلتی ہے۔ مگر انسان کی صحت پر بد اثر نہیں ڈالتی۔ آخر پر ان تینوں ممالک کے وفود کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

جرمنی کے رکن پارلیمنٹ کی ملاقات

اس کے بعد جرمنی کی نیشنل اسمبلی کے ایک ممبر پارلیمنٹ Nuripur صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت پائی۔ موصوف ایرانی نژاد ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موصوف سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔ پاکستان کے موجودہ حالات کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پاکستان میں کوئی لاء آف آرڈر نہیں ہے۔ لاء آف جنگل ہے۔ جو احمدی نہیں ہیں وہ بھی بہت زیادہ تکالیف برداشت کر رہے ہیں۔ مُلّاں نے حکومت پر بہت زیادہ پریشر بڑھایا ہے۔ اب ہماری مساجد سے بڑے شہروں میں بھی کلمہ مٹایا جا رہا ہے۔ خدا اور اس کے رسول کا نام مٹایا جا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات لکھی ہوئی ہیں وہ بھی مٹا رہے ہیں۔ لاہور کی ہماری بڑی مسجد سے پولیس نے آکر مٹایا ہے۔ اب پریشر ڈالا جا رہا ہے کہ مینارے ختم کریں، گنبد ختم کریں۔ میناروں اور گنبد سے یہ مسجد لگتی ہے اور اس سے ہماری دل آزاری ہوتی ہے۔ ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ تو ملک میں تو کوئی قانون نہیں ہے۔ کوئی عدل نہیں ہے۔ اس لئے ملّاں مفاد حاصل کر رہے ہیں۔

پاکستان کو ملنے والی مدد کے بارہ میں بات ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو امداد کیش کی صورت میں ملتی ہے وہ تو Swiss بینکوں میں چلی جاتی ہے اور عوام کو اس سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ ممبر پارلیمنٹ کی حضور انور سے یہ ملاقات ایک بجکر دس منٹ تک جاری رہی۔

ترکی کے وفد کی ملاقات

اس کے بعد ترکی (Turkey) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔

✿......ایک دوست نے بتایا کہ جلسہ دیکھا، بہت مزا آیا، بہت اچھا تھا۔ جو دیکھا تھا اور جو سنا تھا اس میں بڑا فرق پایا۔ یہاں بہت بڑھ کے دیکھا۔ بہت بڑا اور اچھا انتظام تھا۔

✿......ایک بچی جو نئی احمدی ہوئی ہے اس نے درخواست کی کہ میری والدہ کے لئے دعا کریں۔ والدہ کی طرف سے مخالفت ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر بچی نے بتایا کہ والدہ کو بتا کر اور اجازت لے کر آئی تھی۔ یہ بچی قریباً تین صد میل سے زائد کا سفر کر کے آئی تھی۔

✿......ایک خاتون نے سوال کیا کہ ترکش لجنہ کس طرح تبلیغ کر سکتی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ترکش کمیونٹی میں تبلیغ کریں۔ نئے راستے نکالیں۔ اب یہ آپ کا کام ہے کہ کس طرح نئے راستے نکال سکتی ہیں۔ اگر آپ کو کوئی ضرورت ہے تو مجھے بتائیں۔ اپنے سرکل میں دعوتی پروگرام بڑھائیں۔

✿......ایک ترک احمدی دوست کو حضور انور نے فرمایا آپ کی شکل پاکستانی کی طرح لگتی ہے۔ اس پر موصوف نے بتایا کہ بیوی پاکستانی ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا لگتا ہے بیوی نے پاکستانی بنا دیا ہے۔ جس پر موصوف نے کہا کہ پاکستان ترکی کا ہمسایہ ملک ہے اور دوست ملک ہے۔ اس بات پر حضور انور نے فرمایا کہ سب احمدیوں کا دل ایک ہے چاہے وہ ترکی ہوں، پاکستانی ہوں یا جرمن ہوں۔ اس دوست نے عرض کیا کہ مَیں جب سے احمدی ہوا ہوں خدا تعالیٰ نے مجھے خاص خوشی عطا فرمائی ہے۔ حضور دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہماری یہ خوشی دائمی کردے۔

✿......ایک ترک دوست نے عرض کیا کہ جلسہ میں شامل ہوا۔ مَیں اپنے آپ کو بہت خوش نصیب سمجھتا ہوں کہ جلسہ میں شامل ہوا اور بہت خوش قسمت ہوں کہ حضور سے ملا ہوں۔ کل مَیں نے بیعت کر لی تھی۔ جبکہ مَیں تو صرف جلسہ دیکھنے آیا تھا۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ بیعت کیوں کی؟ موصوف نے بتایا کہ میرے دل میں بڑے زور سے خیال آیا کہ آج روحانی جماعت یہی ہے مجھے فوراً اس میں شامل ہو جانا چاہئے اس لئے میں اٹھ کر بیعت کرنے والوں میں بیٹھ گیا اور بیعت کر لی اور ساتھ ساتھ الفاظ دوہراتا رہا۔ میں خوش قسمت ہوں۔ اب اللہ تعالیٰ مجھے جتنی توفیق دے گا میں جماعت کی خدمت کرتا رہوں گا۔

✿......جس ترک بچی کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ جرمنی کے تیسرے روز کے اپنے خطاب میں ذکر فرمایا تھا کہ اس نے خواب میں حضور انور کا ہاتھ پکڑا تھا اور کہا تھا کہ میں خواب میں ہی اپنے آپ کو احمدی خیال کرتی تھی۔ یہ بچی بھی آئی ہوئی تھی۔ بچی نے بتایا کہ میں نے اپنے والدین کو بتایا ہے اور ان کی مخالفت کا سامنا کیا ہے۔ بچی نے اپنے والدین کے لئے دعا کی درخواست کی۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ مَیں 15 سال سے احمدی ہوں۔ میرے چار بچے ہیں۔ بیگم احمدی نہیں ہیں۔ دعا کریں کہ بیگم احمدی ہو جائے۔ حضور انور نے معلم سے فرمایا کہ ان کی بیگم کو تبلیغ کریں۔ ان کی بیگم نقشبندی ہیں تو اب آپ نے اپنے نقش، احمدیت کے نقش، زیادہ قائم کرنے ہیں۔

✿......ایک خاتون نے عرض کیا کہ مَیں احمدی ہونے کی وجہ سے بہت خوش ہوں۔ حضور انور نے میرے لئے دعائیں کی ہیں۔ مَیں حضور کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میرے باپ اور بھائی کے لئے بھی دعا کریں۔ میری تعلیم کے لئے بھی دعا کریں۔ مَیں نے اب ٹیچر بننا ہے۔

جس بچی کا حضور انور نے خطاب میں ذکر فرمایا تھا اس نے آخر پر دوبارہ عرض کیا کہ مجھے میرے چچا نے بے دین کہہ کر مخاطب کیا جس کا مجھے بڑا دکھ ہوا۔ حضور انور نے اسے فرمایا تمہیں تو خوش ہونا چاہئے کہ بے دین ہو کر پانچوں نمازیں پڑھتی ہو اور وہ دیندار ہو کر نمازیں نہیں پڑھتا۔ اس پر اس نومبائع بچی نے کہا کہ میں نے اسے یہ جواب دیا تھا کہ اگر احمدیت قبول کرنا بے دینی ہے تو میں اس بے دینی پر بہت خوش ہوں۔ فرمایا: بس خوش رہو۔

آخر پر وفد کے تمام ممبران نے باری باری حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے تعلیم حاصل کرنے والی بچیوں کو قلم عطا فرمائے۔

ترکش وفد کی حضور انور سے ملاقات کا پروگرام ایک بجکر چالیس منٹ پر ختم ہوا۔

تاجکستان اور لتھوانیا کے وفد کی ملاقات

اس کے بعد تاجکستان (Tajikistan) اور لتھوانیا (Lithuania) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔

✿......تاجکستان سے جماعت کے صدر عزت اللہ امان صاحب آئے ہوئے تھے۔ موصوف تاجکستان کے پہلے احمدی ہیں۔ آپ کے ذریعہ ہی اس ملک میں احمدیت کا آغاز ہوا۔ موصوف اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مل رہے تھے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر عزت اللہ صاحب نے بتایا کہ جلسہ بہت اچھا تھا۔ میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ جو سوچ کر آیا تھا اس سے بہت زیادہ دیکھا اور میرے وہم و گمان سے بھی بہت بڑھ کر ہے۔ موصوف نے بتایا کہ اللہ کے فضل سے میرے بیوی بچے احمدی ہیں اور میرے سب رشتے دار بھی احمدی ہیں اور اب ہماری جماعت کی تعداد یکصد سے بڑھ چکی ہے۔ سب احباب جماعت نے السلام علیکم کہا ہے۔

جماعتی مشن ہاؤس کے قیام کے بارہ میں حضور انور نے بعض انتظامی ہدایات دیں۔

✿......ملک لتھوانیا (Lithuania) سے تین افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ ایک خاتون Aukse Ahiyad جس کے خاوند پاکستانی احمدی ہیں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کے شوہر کیسے ہیں۔ خاتون نے بتایا کہ بہت اچھے ہیں۔ مَیں بہت مطمئن ہوں۔ نمازیں پڑھتے ہیں۔ حضور انور نے خاتون کو فرمایا کہ آپ زیادہ اچھی بنیں باقاعدہ نمازیں پڑھیں اور بچی کی اچھی تربیت کریں تاکہ آپ کا شوہر آپ کی پیروی کرے۔

✿......Aukse Ahiyad صاحبہ کی ایک لتھوینین سہیلی بھی وفد میں شامل تھی۔ حضور انور نے ان کی ساتھی کترینہ سے دریافت فرمایا تو اس نے بتایا کہ مجھے جلسہ بہت اچھا لگا۔ بڑا منظم تھا اور اچھے انتظامات تھے۔ دوستانہ ماحول تھا۔ بہت ساری قوموں کے لوگ ایک جگہ جمع تھے اور سب پیار و محبت سے ایک دوسرے سے ملتے تھے۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ یہ ملاقات ایک بجکر پچاس منٹ تک جاری رہی۔

بعد ازاں مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت و مبلغ انچارج مالی (Mali) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دفتری ملاقات کا شرف پایا۔

بوزنیا کے وفد کی ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق بوزنیا (Bosnia)، سلووینیا (Slovenia) اور میسیڈونیا (Mecedonia) سے آنے والے وفود نے ملاقات کی سعادت پائی۔

بوزنیا (Bosnia) سے آٹھ افراد پر مشتمل وفد جلسہ جرمنی میں شامل ہوا۔

✿......حضور انور کے دریافت فرمانے پر وفد کے ایک ممبر Smajo Muftich صاحب نے بتایا کہ جلسہ ہر لحاظ سے منفرد تھا۔ تمام انتظامات بہت اچھے تھے۔ میرا تعلق بوزنیا میں ایک اسلامک کمیونٹی سے رہا ہے لیکن انہوں نے اسلام کے نام پر تجارت شروع کی ہے۔ اب یہاں آکر مجھے حقیقی اسلام کا علم ہوا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مولویوں نے آج اسلام کی جو حالت بگاڑی ہوئی ہے یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں۔

✿......ایک بوزنین نوجوان نے بتایا کہ مَیں پہلی دفعہ آیا ہوں۔ جلسہ ہر لحاظ سے بہت اچھا لگا۔ مَیں نے کل بیعت کر لی ہے۔ جب مَیں حضور انور کا خطاب سن رہا تھا تو میرے آنسو نکل رہے تھے۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ

میرے یہ جذبات کیسے بن گئے ہیں۔

✿......ایک بوزنین شخص کمال صاحب نے بتایا کہ یہ میرا دوسرا جلسہ سالانہ ہے۔ مَیں نے پوری کوشش کی کہ جلسہ کی تمام تقاریر کو سنوں۔ مجھے ایک عجیب قسم کا روحانی سرور ملا ہے۔ موصوف نے حضور انور کی خدمت میں اپنے ہاتھ سے بنایا ہوا ایک مینارہ بھی پیش کیا۔

✿......ایک بوزنین خاتون نے عرض کیا کہ مَیں جلسہ پر پہلی دفعہ آئی ہوں۔ مَیں نے دیکھا کہ لوگ پوری توجہ سے جلسہ سن رہے تھے۔ مجھے بہت اچھا لگا۔ مَیں ہر لحاظ سے مطمئن ہوں۔

✿......ایک بوزنین خاتون نے بتایا کہ مَیں بوزنین احمدی خاتون سسٹر فہریہ کی سہیلی ہوں۔ مجھے جلسہ بہت اچھا لگا۔ سب لوگ ایک ہی طرح کے تھے۔ باہمی پیار و محبت سے ایک دوسرے سے ملتے تھے۔ محبت، بھائی چارہ کی یہ روح دیکھ کر دل کو ایک عجیب تسکین ملی تھی۔

✿......ایک نومبائع دوست نے کہا کہ مَیں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ لیکن اس وقت میرے جذبات اور میری کیفیت ایسی ہے کہ میں کچھ کہنے کی ہمت نہیں پاتا۔

سلوینیا کے وفد کی ملاقات

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سلووینیا (Slovenia) سے آئے ہوئے ایک مہمان Lakozic Jure سے ان کے تاثرات کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ موصوف نے بتایا کہ وہ Law کے طالبعلم ہیں اور اپنے والد کے ساتھ پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئے ہیں۔ ان کے والد وکیل ہیں۔ مجھے میرے والد نے جلسہ میں شامل ہونے کی تحریک کی تھی۔ جلسہ پر آ کر مجھے احمدیت کے بارہ میں معلومات ملی ہیں۔ آپ کا ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' بہت اچھا لگا۔ لیکن یہ عبارت صرف لکھی ہوئی نہیں تھی بلکہ آپ لوگوں میں اس کا عملی نمونہ نظر آ رہا تھا۔ اگر سب لوگ اس پر عمل کریں تو یہ دنیا جنت نما جگہ بن جائے۔ دنیا کے تمام مسائل کا حل آپ کے پاس ہے۔ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو یہاں آنا چاہئے۔

میسیڈونیا کے وفد کی ملاقات

✿......ملک میسیڈونیا (Mecedonia) سے 41 افراد پر مشتمل وفد قریباً دو ہزار کلومیٹر سے زائد کا سفر طے کر کے جرمنی پہنچا تھا۔ اس وفد میں 23 عیسائی احباب تھے اور 18 مسلمان تھے۔

میسیڈونیا سے آنے والے ایک نوجوان Stojanco Pacemski صاحب نے جلسہ کے تاثرات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ وہ پہلی بار جلسہ میں شامل ہوئے ہیں۔ انہوں نے یہاں اسلام کی بہت اچھی تصویر دیکھی ہے۔ حقیقی اسلام یہیں پایا ہے۔ میں میسیڈونیا میں جماعت کی جو بھی مدد کر سکا کروں گا اور اگلے سال جلسہ میں بعض حکومتی شخصیات کو لانے کی کوشش کروں گا۔

میسیڈونیا سے آنے والے افراد تعلیم یافتہ تھے۔ بعض انجینئرز تھے۔ بعض ٹیچرز، بینک آفیسرز اور بعض پرائیویٹ فرموں میں کام کرنے والے تھے۔ جبکہ بعض طالبعلم تھے۔

✿......ایک خاتون Ermina Redjepova صاحبہ نے کہا کہ وہ ایک NGO کی ڈائریکٹر ہیں ان کے پانچصد ممبر ہیں۔ انہیں لوگوں کے ساتھ کام کرنے کا تجربہ ہے۔ پانچ سو افراد کو ایک نکتہ پر اکٹھا کرنا مشکل ہوتا ہے لیکن میں حیران ہوں کہ آپ نے کس طرح تیس ہزار کی تعداد کا رخ ایک سمت میں موڑ لیا ہے۔ گویا سب کی سوچوں کا دھارا ایک ہی سمت میں بہہ رہا ہے۔ میں جماعت کے نظام سے بہت متأثر ہوئی ہوں۔ ان کے خاوند Zenil Redjepova جماعت کے پیغام سے بہت متأثر ہوئے۔ حضور انور سے ملاقات کر کے ان میں بہت تبدیلی پیدا ہوئی۔ کہنے لگے کہ میں احمدیت کا پیغام اپنے ساتھ لے کر جا رہا ہوں۔ اب اس پیغام کو مَیں وہاں پھیلاؤں گا اور یہاں جلسہ سالانہ اور حضور انور کے ساتھ ملاقات کی یادیں سال بھر ہمارے ساتھ رہیں گی۔

✿......ایک خاتون نے عرض کیا کہ مَیں نے اپنے بیٹے کو منع کیا ہوا ہے کہ جماعت سے باہر رشتہ نہیں کرنا۔ جماعت کے اندر سے رشتہ کرنا ہے۔ دعا کریں کہ ہمیں جماعت کے اندر سے رشتہ مل جائے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

✿......ایک خاتون نے عرض کیا کہ میں پہلی دفعہ آئی ہوں۔ میرا دل جذبات سے بھرا ہوا ہے۔ میں اپنے جذبات کا، احساسات کا اظہار نہیں کر سکتی، مَیں اب جلسہ چھوڑ نہیں سکتی۔ مَیں دوبارہ آؤں گی۔

✿......ایک شخص نے عرض کیا کہ مَیں گزشتہ 20 سال سے احمدی ہوں پہلے میں حضور انور کو TV سکرین پر دیکھا کرتا تھا۔ اب اپنے خلیفہ کو براہ راست دیکھ کر اپنا مقصد پا لیا ہے۔ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ میں حضور سے ملا ہوں اور باتیں کی ہیں۔

✿......ایک دوست نے عرض کیا کہ مجھے جلسہ بہت اچھا لگا۔ جب مَیں واپس جاؤں گا تو اپنے دوستوں کو کہوں گا کہ وہ ضرور جلسہ میں شامل ہوں۔ مَیں ان کو لے کر آؤں گا۔ مجھے جلسہ نے بے حد متأثر کیا ہے۔

✿......ایک دوست نے بتایا کہ مَیں نے تمام تقاریر سنی ہیں۔ مَیں پہلی دفعہ آیا ہوں مجھے بہت لطف آیا ہے۔ میں نے یہاں بہت کچھ سیکھا ہے اور یہاں سے انرجی حاصل کی ہے۔ اب ساتھ لے کر جاؤں گا اور وہاں پھیلاؤں گا اور کوشش کروں گا کہ یہ سارا سال میرے ساتھ رہے۔

✿......میسیڈونیا کی ایک خاتون امینہ نے کہا جلسہ میں پہلی مرتبہ شامل ہوئی ہوں۔ ہر لحاظ سے مطمئن ہوں۔ تقاریر سے بہت متأثر ہوئی ہوں امید رکھتی ہوں کہ آئندہ سال دوبارہ شامل ہوں گی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

✿......ایک صاحب نے بتایا کہ مَیں جلسہ میں پہلی دفعہ آیا ہوں۔ عیسائی ہوں مجھے یہاں آ کر مذہب کے بارہ میں بہت اچھا تجربہ ہوا ہے۔ پہلے سنا سنایا اسلام تھا۔ اب پتہ چلا ہے کہ اصل اسلام تو یہاں ہے۔ جو یہاں آ کر سنا ہے۔

✿......ایک دوست نے عرض کیا کہ جن لوگوں نے جلسہ کے موقع پر بیعت کی ہے میں ان سب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ جلسہ ہر لحاظ سے اپنے انتہاء پر تھا۔ ہر سال میسیڈونیا سے ایک گروپ جلسہ پر آتا ہے۔ پہلے ہم ایک شہر سے آیا کرتے تھے اب امسال مختلف شہروں سے آئے ہیں۔ اس لئے اب ہمارے واپس جانے کے بعد زیادہ علاقوں میں احمدیت کا پیغام پھیلے گا اور ہر سال نئے لوگ جلسہ میں شامل ہوا کریں گے۔

✿......ایک دوست نے کہا کہ مَیں پہلی دفعہ آیا ہوں۔ حضور کے چہرہ مبارک کو دیکھ رہا ہوں۔ مجھ میں ہمت نہیں ہے کہ حضور سے بات کر سکوں۔ بس میں حضور کو دیکھ رہا ہوں اور برکت پا رہا ہوں۔

✿......ایک دوست نے بتایا مَیں بھی پہلی دفعہ آیا ہوں۔ جلسہ میں ہر طرف امن ہی امن تھا۔ کسی نے کسی عورت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا۔ کسی سے انہیں خوف محسوس نہیں ہوا۔ سب پیار و محبت سے ملتے تھے۔ یہ جماعت یقیناً دنیا میں کامیاب ہوگی۔

ان وفود کی حضور انور کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام دو بجکر پچیس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور نے بڑے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹے بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں اور پھر ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ بعدازاں حضور انور نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

18 نکاحوں کا اعلان
اور خطبۂ نکاح میں اہم نصائح

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18 نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

تشہد، تعوذ و خطبہ نکاح کی مسنونہ آیات کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں کچھ نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ ماشاء اللہ کافی تعداد میں نکاح ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سب نکاح مبارک کرے اور ان نئے قائم ہونے والے رشتوں کو ان بنیادوں پر استوار کرنے کی توفیق دے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے راستے ہیں۔

تقویٰ ایک بنیادی شرط ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ہر مومن کو حکم دیا ہے اور نکاح کے موقع پر خاص طور پر جو عربی کا خطبہ پڑھا جاتا ہے اس میں بار بار تقویٰ پر چلنے کی تلقین کی گئی ہے اور تقویٰ پر چلتے ہوئے کہا گیا ہے کہ تم دیکھو کہ تم نے کل کے لئے کیا آگے بھیجا ہے۔ ایک یہ کہ تمہارے یعنی نئے قائم ہونے والے رشتوں کے اپنے عمل ایسے ہونے چاہئیں کہ ان کی نظر صرف اس دنیا پر نہ ہو بلکہ کل پر بھی ہو اور پھر یہ کہ انشاء اللہ ان رشتوں کے قائم ہونے سے جو نسل آگے چلے گی اس کی بھی ایسی اعلیٰ تربیت ہو کہ وہ آگے نیکیاں بجالانے والے ہوں اور صحیح اسلامی تعلیم پر چلنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھنے والے ہوں۔

پس یہ بنیادی چیز ہے جو رشتے قائم ہوتے ہوئے ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے اور اگر یہ چیز قائم ہو جائے تو پھر رشتے اللہ تعالیٰ کے فضل سے نبھتے ہیں۔ نہ صرف نبھتے ہیں بلکہ مثالی رشتے قائم ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کی بنیاد خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول پر ہوتی ہے۔ ان کی بنیاد اپنی نسلوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنانے پر ہوتی ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوتے ہیں۔ دنیاوی خواہشات ان کا مطمح نظر نہیں ہوتیں۔

پس یہ بات ہر احمدی کو بھی اور خاص طور پر ہر نئے قائم ہونے والے رشتہ کو بھی یاد رکھنی چاہئے۔ اگر یہ چیز یاد رکھیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی شادیاں کامیاب ہوں گی۔

خطبہ نکاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

1۔ مکرمہ عطیۃ الاول صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد تنویر صاحب کا نکاح مکرم سعید احمد عارف صاحب ابن مکرم مبارک احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

2۔ مکرمہ نداء الظفر ملیحہ صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد صاحب کا نکاح مکرم رضوان خان صاحب ابن مکرم مبشر خان صاحب کے ساتھ طے پایا۔

3۔ مکرمہ ثمر اقبال صاحبہ بنت مکرم مظہر اقبال صاحب کا نکاح مکرم فاروق علی صاحب ابن مکرم عمر علی صاحب کے ساتھ طے پایا۔

4۔ مکرمہ ملیحہ سہیل صاحبہ بنت مکرم حق نواز صاحب کا نکاح مکرم اطہر سہیل صاحب ابن مکرم طارق سہیل صاحب کے ساتھ طے پایا۔

5۔ مکرمہ صدف بٹ صاحبہ بنت مکرم نعیم احمد بٹ صاحب کا نکاح مکرم عمران احمد خالد صاحب ابن طاہر احمد خالد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

6۔ مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ بنت مکرم محمد اشفاق انور صاحب کا نکاح مکرم ظفر احمد صاحب ابن مکرم صدیق احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

7۔ مکرم طیبہ احمد صاحبہ بنت مکرم امتیاز احمد صاحب کا نکاح مکرم ثمر احمد البریخٹ محمود صاحب ابن احیاء الدین صاحب کے ساتھ طے پایا۔

8۔ مکرمہ عائزہ مشعل سیٹھی صاحبہ بنت مقصود احمد سیٹھی صاحب کا نکاح مکرم لقمان احمد راجپوت صاحب ابن ناصر احمد راجپوت صاحب کے ساتھ طے پایا۔

9۔ مکرمہ رابعہ منصورہ چوہدری صاحبہ بنت مکرم ناصر احمد ڈوگر صاحب کا نکاح مکرم عطاء المنعم رزاق صاحب ابن مکرم عبدالرزاق صاحب کے ساتھ طے پایا۔

10۔ مکرمہ سارہ عباسی صاحبہ بنت مکرم شاہد حمید عباسی صاحب کا نکاح مکرم ارسلان احمد قیصرانی صاحب ابن مکرم فیروز احمد قیصرانی صاحب کے ساتھ طے پایا۔

11۔ مکرمہ طاہرہ رقیہ یوسف صاحبہ بنت مکرم محمد یوسف صاحب مرحوم کا نکاح مکرم مظفر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری ارشاد احمد وڑائچ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

12۔ مکرمہ نعیمہ کنول احمد صاحبہ بنت مکرم نصیر احمد صاحب کا نکاح مکرم عطاء الٰہی مرزا صاحب ابن مکرم راشد مرزا صاحب کے ساتھ طے پایا۔

13۔ مکرمہ مہوش طارق صاحبہ بنت مکرم طارق احمد صاحب کا نکاح مکرم حمود الرحمان صاحب ابن مکرم ملک بشارت الرحمان صاحب کے ساتھ طے پایا۔

14۔ مکرمہ خضراء انجم صاحبہ بنت مکرم انجم تنویر صاحب کا نکاح مکرم عثمان احمد صاحب ابن مکرم اعجاز احمد

صاحب کے ساتھ طے پایا۔

15۔مکرمہ خدیجہ منہاس صاحبہ بنت مکرم شبیر احمد ضیاء صاحب کا نکاح مکرم مسرور احمد منہاس صاحب ابن مکرم مبشر احمد منہاس صاحب کے ساتھ طے پایا۔

16۔مکرمہ مدیحہ انعام صاحبہ بنت مکرم انعام اللہ طیب صاحب کا نکاح مکرم سجاد حیدر عتیق صاحب ابن مکرم ناصر احمد عتیق صاحب کے ساتھ طے پایا۔

17۔مکرمہ مسعودہ رانا صاحبہ بنت مکرم شبیر احمد ضیاء صاحب کا نکاح مکرم اسد رانا صاحب ابن مکرم صلاح الدین صاحب کے ساتھ طے پایا۔

18۔مکرمہ باسلہ احمد صاحبہ بنت مکرم ارشاد احمد صاحب مرحوم کا نکاح مکرم Bartlomiej Kosmala صاحب کے ساتھ طے پایا۔

نکاحوں کا اعلان فرمانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام فریقین کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

بلغاریہ کے وفد کی ملاقات

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت السبوح کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں ملک بلغاریہ (Bulgaria) سے آئے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

بلغاریہ سے امسال 80 افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کے لئے آیا تھا۔اس وفد میں چند احمدی احباب کے علاوہ باقی تمام احباب مہمان تھے اور ان میں سے بھی زیادہ تعداد ایسے احباب کی تھی جو پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شریک ہو رہے تھے۔

حضور انور نے فرمایا جو مہمان آئے تھے وہ بتائیں کہ جلسہ کیسے دیکھا، ان کے تأثرات کیا ہیں۔اس پر ایک احمدی بلغارین خاتون البینہ صاحبہ نے اردو زبان میں چند جملے بول کر اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں اپنی طرف سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میں بہت متأثر ہوئی ہوں۔ بہت منظم جلسہ تھا اور ہر لحاظ سے غیر معمولی تھا۔تین سال پہلے بھی جلسہ میں شریک ہوئی تھی۔لیکن امسال جلسہ کے انتظامات پہلے سے بہت بہتر ہیں۔

✿......ایک عیسائی خاتون نے کہا کہ پہلی مرتبہ یہاں آئی ہوں اور یہ دیکھا ہے کہ آپ اپنے نیک مقصد کو لے کر آگے چل رہے ہیں اور کام کر رہے ہیں۔

✿......ایک دوست نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔پہلی دفعہ شامل ہو رہا ہوں۔ بہت زیادہ متأثر ہوا ہوں۔ مجھے پہلی دفعہ پتہ چل رہا ہے کہ حقیقی مسلمان آپ ہیں اور حقیقی اسلام یہاں ہے۔میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں بیان کرسکوں۔

✿......ایک نوجوان نے بتایا کہ میں ٹیکنیکل کالج میں پڑھتا ہوں۔ میں احمدی ہوں۔اس پر حضور انور نے فرمایا: **احمدی بچوں کو پڑھائی میں بہت آگے آنا چاہئے۔** حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے ماننے والے علم و معرفت میں ترقی کریں گے۔

✿......ایک دوست نے عرض کیا کہ بلغارین زبان میں لٹریچر کم ہے۔ جب لوگوں سے بات کرتے ہیں تو مشکل ہوتی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ لٹریچر تو ملے گا۔ شائع ہوگا۔ ہم کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن بلغاریہ میں بعض مشکلات ہیں اور احمدیوں کو تبلیغ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہی حال پاکستان میں ہے۔ وہاں بھی احمدیوں کی تبلیغ پر پابندی ہے۔نماز پر پابندی ہے۔کلمہ پڑھنے اور لکھنے پر پابندی ہے۔قرآن کریم کی آیات لکھنے پر پابندی ہے۔اذان،تبلیغ کرنے پر پابندی ہے۔دینی شعار اختیار کرنے پر پابندی ہے۔مسلمانوں کی طرح اسلامی اظہار نہیں کر سکتے۔تو وہاں تو لٹریچر کا سوال ہی نہیں لیکن اس کے باوجود احمدیت کا پیغام پھیل رہا ہے۔ پس اصل چیز دعا ہے۔ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ آپ کے حالات بدلے اور آپ کو تبلیغ کرنے کی اجازت مل جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدیت کی سچائی کی یہ بڑی دلیل ہے کہ ہمارے مقابلہ میں احمدیت کی بات کرنے سے ڈرتے ہیں۔ ہمارے دلائل کا جواب نہیں دے سکتے۔

✿......ایک خاتون نے عرض کیا کہ میرے لئے بہت دعا کریں۔ میرے دونوں بچے ادھر بیٹھے ہوئے ہیں۔حضور انور نے فرمایا۔اللہ فضل فرمائے۔

✿......ایک خاتون نے عرض کیا کہ میری والدہ عیسائی ہیں ان سے احمدیت کی بات کرتی رہتی ہوں۔ حضور ان کے لئے دعا کریں۔حضور انور نے فرمایا آپ کوشش کرتی رہیں۔جب قائل ہوں گی تو قبول کریں گی۔

✿......ایک مہمان جو اپنی اہلیہ کے ساتھ پہلی مرتبہ جلسہ میں شریک ہوئے انہوں نے روتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بتایا کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے شادی کے کئی سال بعد اولاد سے نوازا۔لیکن لمبی بیماری کے بعد اپریل 2012ء میں 6 سال کی عمر میں وہ بچی وفات پا گئی۔ ہمارے لئے دعا کریں۔حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل کرے۔ نیز حضور انور نے اس فیملی کو فرمایا کہ ملاقات کے بعد مجھے آفس میں بھی آ کر ملیں۔

✿......ایک عیسائی دوست روسن صاحب نے کہا میں سارے وفد کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں نیز یہ کہ ہر مسلمان جب کوئی کام کرتا ہے تو کیا اللہ سے ڈر کر کرتا ہے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے دنیاوی مقاصد تو کوئی نہیں ہیں۔جس مقصد کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے وہ یہ تھا کہ انسان کو اس کے پیدا کرنے والے سے ملانا اور بنی نوع انسان کی خدمت کرنا اور یہ کہ ایک انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔

حضور انور نے فرمایا ہم افریقہ میں رہنے والوں کی خدمت کر رہے ہیں۔ ریموٹ ایریا میں اور جنگلوں میں ان کو پانی اور بجلی مہیا کر رہے ہیں۔طبی اور تعلیمی سہولتیں دے رہے ہیں اور بلا لحاظ مذہب و ملت ہر ایک کو دے رہے ہیں۔اس خدمت سے ہماری کوئی دنیاوی غرض نہیں ہے۔ بلکہ مقصد انسانیت کی خدمت کرنا ہے اور انسانی قدروں کا خیال رکھنا ہے۔اب یہ مہمان یہاں آئے ہیں کیا ہم نے ان سے کوئی دنیاوی مقصد حاصل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ہم تو دل سے انسانیت کی خدمت کا درد رکھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں وہی دوسرے کے لئے پسند کرتے ہیں۔

بلغارین وفد کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام سات بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت طلباء اور طالبات کو جو وفد میں شامل تھیں قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔تمام مہمانوں اور فیملیز نے باری باری حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

فیملی ملاقاتیں

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج جرمنی کی 31 جماعتوں کے علاوہ بوزنیا، پاکستان، کینیڈا، نائیجیریا، فن لینڈ، چائنا، گیمبیا، فرانس اور مسقط سے آنے والے احباب اور فیملیز نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔مجموعی طور پر 35 فیملیز کے 153 افراد نے ملاقات کا شرف پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس بلغارین فیملی کو بھی ملاقات کا شرف عطا فرمایا جن کی بچی کی وفات ہوئی تھی۔ حضور انور نے ان سے تفصیل کے ساتھ تمام حالات دریافت فرمائے اور دوائی بھی تجویز فرمائی اور یہ بھی نصیحت فرمائی کہ مجھے دعا کے لئے لکھتے رہیں۔ملاقات کے بعد اس فیملی نے تصویر بنوانے کا بھی شرف پایا۔ ملاقات کے بعد جب دونوں میاں بیوی کمرے سے باہر نکلے تو کافی دیر تک روتے رہے اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے جا رہے تھے کہ آج تک ہم بلغاریہ کے مفتی سے بھی نہیں مل سکے اور آج اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا کے روحانی بادشاہ سے نہ صرف ملنے کا موقع عطا فرمایا بلکہ امام جماعت احمدیہ نے جس طرح ہم سے پیار کا سلوک کیا ہے اس نے ہمارے تمام غم ہلکے کر دیئے ہیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پروگرام کے مطابق جامعہ احمدیہ یوکے کے ایک طالبعلم ارباب احمد کی دعوت ولیمہ میں شرکت فرمائی۔اس تقریب کا انتظام بیت السبوح کے ہی ایک ہال میں تھا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے۔

نماز جنازہ

نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل دو حاضر جنازے پڑھائے۔

1۔مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ اہلیہ ریاض حسین باجوہ صاحب۔ مرحومہ نے مختصر علالت کے بعد 4 جون 2012ء کو لانگن شہر میں وفات پائی تھی۔

2۔مکرم محمد صدیق صاحب مرحوم نے برین ہیمرج کی وجہ سے 2 جون 2012ء کو Langen جرمنی میں وفات پائی۔دونوں مرحومین موصی تھے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دس بجے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

5 جون 2012ء بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر بیس منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق بیت السبوح فرینکفرٹ سے جرمنی کے شہر آخن (Achen) اور پھر وہاں سے برسلز (بیلجیئم) کے لئے روانگی تھی۔

لائبریری کا معائنہ اور اہم ہدایات

صبح سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور لائبریری کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔لائبریری کے ایک حصہ کو گزشتہ سال آگ نے اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے دھوئیں نے نقصان پہنچایا تھا۔اب نیا پینٹ، رنگ و روغن ہوا تھا اور Smoke الارم لگائے گئے تھے۔حضور انور نے ان امور کا جائزہ لیا۔

حضور انور نے لائبریری کے مختلف سیکشن دیکھے اور بعض کتب ملاحظہ فرمائیں اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا کہ **قادیان میں جو مزید کتب شائع ہو چکی ہیں وہ بھی منگوا کر یہاں رکھیں۔**

حضور انور نے فرمایا: **باقاعدہ ایک کمیٹی بنائیں جو لائبریری کے لئے کتب کا انتخاب کیا کرے اس کمیٹی میں مختلف فیلڈز کے لوگ ہوں۔**

لائبریری میں ایک سیکشن تاریخ کی کتب پر مشتمل تھا۔جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں کھڑے ہوئے اور کتب دیکھیں تو بے ساختہ یہ شعر پڑھا۔

اٹھ کہ اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ دور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دور ہے۔ قدرت ثانیہ کا دور ہے۔احمدیت کا دور ہے۔اب اسی دور کی تاریخ لکھی جائے گی اور پڑھی جائے گی۔

آخن کے لئے روانگی

لائبریری کے معائنہ کے بعد ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باہر تشریف لا کر اجتماعی دعا کروائی اور اس موقع پر موجود احباب و خواتین کو السلام علیکم کہا اور قافلہ آخن کے لئے روانہ ہوا۔قریباً 260 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد دوپہر پونے ایک بجے مکرم صدیق احمد ڈوگر صاحب کے گھر تشریف آوری ہوئی۔

دوپہر کا کھانا

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق دوپہر کے کھانے کا انتظام مکرم صدیق احمد ڈوگر صاحب نے اپنے ہاں کیا ہوا تھا۔یہاں کی جماعت عیدملن پارٹیز، ریلیجئس

فاؤنڈرز ڈے اور قرآن کریم کی نمائشوں کا انعقاد کرتی ہے۔ چرچ میں بھی نمائش لگائی تھی اور وہاں نماز جمعہ بھی ادا کی۔ اس شہر سے 70 کے قریب جرمن احباب نے جلسہ سالانہ کا وزٹ کیا تھا۔

جو قطعہ زمین خریدا گیا ہے اس کا رقبہ 2 ہزار 680 مربع میٹر ہے۔ یہ 22 مارچ 2012ء کو خریدا گیا۔ لوکل اتھارٹیز نے اس میں بہت مدد کی ہے۔ آج انشاءاللہ اس کا سنگ بنیاد رکھا جائے گا۔

آخن شہر کے میئر کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے تعارفی ایڈریس کے بعد Aachen شہر کی میئر Dr. Margrethe Schmeer نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوفہ نے کہا سب سے قبل میں حضور انور کو خوش آمدید کہتی ہوں۔ آج ہمارے آخن شہر کے لئے ایک بہت اچھا اور خوشکن دن ہے اور آج کا موسم بھی اسی مناسبت سے اچھا ہے۔ آج کا دن بہت اہم ہے اور جشن کا دن بھی ہے۔ آج احمدیوں کی ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے اور یہ سب کچھ بغیر کسی بحث و تمحیص اور بغیر میڈیا میں خبریں ابھرنے کے اور بغیر کسی لڑائی جھگڑے کے ہوا۔ آج علامتی طور پر یہ جگہ آپ کی ہوگئی ہے اور اس پر تعمیر کرنے کی اجازت بھی آپ کو جلد مل جائے گی۔

میئر نے کہا کہ جب کوئی گھر تعمیر کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ یہاں ایک لمبا عرصہ رہنا چاہتا ہے۔ احمدیوں کی مسجد کی تعمیر سے معلوم ہوتا ہے کہ احمدی یہاں اس شہر میں مستقل طور پر رہنا چاہتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے جماعت احمدیہ نے شہر کے حکومتی حکام کو بھی دعوت دی ہے اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ احمدی اس شہر کا حصہ ہیں اور ان کی مسجد ہر ایک کے لئے کھلی ہے اور وہ اپنے پڑوسیوں اور شہر کے لوگوں سے اچھا تعلق رکھنا چاہتے ہیں۔ پہلے ادھر صرف عیسائی ہوا کرتے تھے اب وقت کے ساتھ ساتھ مختلف ممالک کے لوگ اور مختلف مذاہب کے لوگ یہاں آباد ہیں اور یہ شہر ہمیشہ اسی طرح رہے گا۔

میئر نے کہا کہ یہ بات بہت اہم ہے کہ ہمارے Democratic اصولوں پر عمل کیا جائے۔ جیسا کہ آج کی سنگ بنیاد کی تقریب بھی یہی بتا رہی ہے کہ ہم ادھر ایک Constitutional State میں رہ رہے ہیں جس میں سب مذاہب کو آزادی ہے۔ خواہ اس کے ماننے والے تعداد میں کم ہوں یا زیادہ، سب آزاد ہیں اور یہ اصول انسانی حقوق کے لئے بڑا اہم ہے۔ آخر پر میئر نے کہا کہ یہ مسجد ایک عبادت کی جگہ، مذہبی تعلیم کی جگہ اور اکٹھے ہونے کی جگہ ہو اور ایک ایسی جگہ بھی ہو جہاں مختلف لوگ آ کر ایک دوسرے سے ملنے والے ہوں اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہوں اور آپس میں دوست بننے والے ہوں۔ خدا کا فضل آپ کے ساتھ اور اس کا امن ہمارے ساتھ بھی ہو۔

حضور انور کا خطاب

میئر کے اس ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

الحمدللہ کہ آج اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ جرمنی کو ایک نئی مسجد کی بنیاد رکھنے کا ایک اور موقع عطا فرما رہا ہے۔ میرا تأثر یہی تھا کہ جماعت چھوٹی ہے اس لئے شاید مسجد کی تعمیر میں مشکل پیش آ رہی ہے۔ لیکن جب معلومات ملیں تو پتہ لگا کہ جماعت تو کافی تعداد میں ہے اور اس سے چھوٹی جماعتوں نے مساجد بنالی ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے یہاں کی جماعت کو توفیق دی کہ مسجد کے لئے زمین کے حصول کی کوشش کریں اور اب وہ زمین ان کو مل بھی گئی ہے۔ اب اگلا مرحلہ مسجد کی تعمیر کا ہے۔ اللہ کرے کہ جلد تعمیر کی منظوری ہو جائے تاکہ ہم جلد یہاں ایک خوبصورت مسجد دیکھ سکیں اور علاقے کے لوگوں کو دکھا سکیں کہ جماعت احمدیہ کا قول اور فعل ایک ہے کہ جو وہ کہتی ہے وہ کرتی ہے۔ ہماری مساجد جب تعمیر ہوتی ہیں تو اس وقت ہمارے پروگراموں اور باتوں سے علاقہ کے لوگوں کو اسلام کی حسین تعلیم کا پتہ لگ رہا ہوتا ہے۔ پس جب یہاں مسجد بنے گی تو وہ یہاں علاقے کے لوگوں کے لئے تعارف کا ایک ذریعہ بنے گی۔ یہ ان لوگوں کو یہ بتانے کا ذریعہ بنے گی کہ اسلام کی تعلیم امن، صلح، بھائی چارے اور آشتی کی تعلیم ہے نہ کہ وہ تعلیم جس پر بعض مسلمان گروپ عمل کر رہے ہیں یا اس کے بارہ میں ہم اخباروں میں سنتے ہیں۔ چند گروپوں کا، ایک چھوٹے ٹولہ کا یا خودغرض اور مفاد پرست لوگوں کے عمل کو ہرگز اسلام کی تعلیم نہیں کہا جاسکتا۔

اسلام کی تعلیم، قرآن کریم کی تعلیم ہے اور قرآن کریم شروع سے آخر تک اس تعلیم سے بھرا ہوا ہے کہ اپنے ایک پیدا کرنے والے کا حق ادا کرو، اس کی عبادت کرو، حقوق العباد ادا کرو، دوسرے لوگوں کے حقوق ادا کرو تاکہ یہ معاشرہ محبت اور بھائی چارے کا معاشرہ بنے۔

حضور انور نے فرمایا: اسلام کی خوبصورت تعلیم کو قرآن کریم نے یوں بیان فرمایا ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں، کوئی سختی نہیں، ہر شخص آزاد ہے۔ اپنے مذہب کے معاملے میں آزاد ہے اور یہ بھی بتا دیا کہ اسلام کی تعلیم وہ خوبصورت تعلیم ہے کہ اگر اس کو قبول کرو گے تو خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے بنو گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جماعت احمدیہ وہ نمونے پیش کرتی ہے بہت سارے افراد آپ اس میں دیکھیں گے اور انشاء اللہ مسجد کی تعمیر کے بعد یہاں مزید بھی لوگوں کو نظر آئے گا۔ اب یہ آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ اپنے عمل سے مزید اس کو نکھار کر پیش کریں کہ اسلام کی تعلیم وہ خوبصورت تعلیم ہے جو دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے اور خدا تعالیٰ کے قریب لے جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: بعض لوگ اعتراض کر دیتے ہیں کہ اسلام شدت پسند ہے۔ اسلام جنگوں کی تلقین کرتا ہے حالانکہ تاریخ اسلام اس بات کی گواہ ہے کہ جنگ مسلمانوں پر ٹھونسی گئی۔ بارہ، تیرہ سال مسلمانوں نے صبر کا نمونہ دکھایا اور جب ہجرت کرنے کے بعد بھی ان پر زمین تنگ کی گئی تو تب اللہ تعالیٰ نے اپنے دفاع کے لئے مسلمانوں کو اجازت دی کہ تم اب جنگ کا جواب جنگ سے دے سکتے ہو۔ لیکن جو اجازت دی ہے اس میں بھی دیکھیں کہ کیا خوبصورت تعلیم تھی کہ اگر آج تم لوگوں کو دفاع کی اجازت نہ دی گئی اور بعض ظلم کرنے والوں کے ہاتھوں کو نہ روکا گیا تو پھر زمین پر نہ کوئی چرچ سلامت رہے گا نہ کوئی Synagogue سلامت رہے گا اور نہ کوئی عبادت خانہ سلامت رہے گا اور نہ کوئی مسجد، کیونکہ یہ لوگ جو مسلمانوں کو تنگ کرنے والے ہیں یہ اصل میں مذہب کے خلاف ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کے دین کو، خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو دنیا میں پھیلانے کے خلاف ہیں۔ پس یہ ضروری ہے کہ تم اس کا جواب دو تاکہ تم تمام مذاہب کے ماننے والوں کی حفاظت کرسکو۔ پس یہ ہے وہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کہ نہ صرف اپنے مذہب کی حفاظت کرتا ہے، اپنی عبادت گاہوں کی حفاظت کرتا ہے بلکہ دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں کی بھی حفاظت کرتا ہے اور انشاء اللہ جب یہ مسجد تعمیر ہوگی آپ دیکھیں گے، اس علاقے کے لوگ بھی دیکھیں گے۔ اور آپ لوگ جو یہاں پر رہتے ہیں آپ کو پہلے سے بڑھ کر یہ دکھانا ہوگا کہ ہم محبت، پیار، امن کی تعلیم نہ صرف دیتے ہیں، نہ صرف منہ سے کہتے ہیں بلکہ عملاً جہاں بھی ہمیں کسی مذہب کے اور کسی عبادت خانے کے لئے حق اور صداقت کی آواز بلند کرنے کی ضرورت ہو ہم ضرور کرتے ہیں۔ کسی شخص کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ کسی مذہب والے کے عبادت خانے کو نقصان پہنچائے یا کسی مذہب والے کو برا کہے۔ جب اسلام کی طرف سے اپنے دفاع کے لئے جنگیں ہوئیں تب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی تعلیم دے کر اپنی فوجوں کو بھیجا کہ کسی عبادت خانے کو، کسی چرچ کو نقصان نہیں پہنچانا، کسی پادری کو، کسی راہب کو نقصان نہیں پہنچانا، کسی معصوم کو جو تمہارے خلاف جنگ نہیں کر رہا نقصان نہیں پہنچانا، کسی عورت اور بچے کو نقصان نہیں پہنچانا۔ غرض اسلام نے تمام وہ حقوق قائم کئے جو دنیا میں، معاشرے میں امن قائم کرنے کے لئے، محبت پھیلانے کے لئے اور انسانیت کے حقوق قائم کرنے کے لئے ضروری ہیں۔

پس ہماری مساجد اور جماعت احمدیہ اس بات کا نمونہ ہیں کہ ہم اس اسلامی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں اور جب ہماری مسجد بنتی ہے تو ایک نئے سرے سے اس کا اظہار شروع ہو جاتا ہے اور انشاء اللہ یہاں کے لوگ بھی دیکھیں گے کہ یہ اظہار احمدیوں کی طرف سے پہلے سے بڑھ کر ہوگا اور احمدیوں کو بھی میں کہتا ہوں کہ اپنی حالتوں میں پہلے سے بڑھ کر تبدیلی پیدا کریں اور اس کا اظہار اس علاقے کے لوگوں کے سامنے اس طرح کریں کہ وہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کے گرویدہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جگہ تشریف لے گئے جہاں پروگرام کے مطابق مسجد منصور کا سنگ بنیاد رکھا جانا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعاؤں کے ساتھ بنیادی اینٹ نصب فرمائی۔ بعدازاں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے ایک اینٹ نصب فرمائی۔ اس کے بعد علی الترتیب درج ذیل احباب کو ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت عطا ہوئی۔

مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، میئر ڈاکٹر Schmeer صاحبہ، ممبر نیشنل اسمبلی، سابق وفاقی وزیر صحت Ulla Schmidt صاحبہ، خاکسار عبدالماجد طاہر ایڈیشنل وکیل التبشیر، حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی، منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، بشیر احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان (درویشان قادیان کی نمائندگی میں)، محمد الیاس منیر صاحب ریجنل مبلغ جرمنی، چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ، فیضان اعجاز صاحب نائب صدر دوم مجلس خدام الاحمدیہ، امۃ الحیٔ صاحبہ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ، داؤد مجوکہ صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ، چوہدری عظمت علی صاحب ریجنل امیر، بشیر احمد ڈوگر صاحب (صدر جماعت آخن)، عقیل احمد خان صاحب سیکرٹری تحریک جدید، صدیق احمد ڈوگر صاحب، خالد اقبال صاحب زعیم انصاراللہ آخن، اسامہ احمد صاحب قائد مجلس آخن، شاہدہ نواز صاحبہ صدر لجنہ آخن۔

آخر پر عزیزہ ثمینہ Tarar واقفہ نو اور عزیزم شیراز اختر واقف نو نے بھی ایک ایک اینٹ رکھی۔

سنگ بنیاد کی اس تقریب کے دوران احباب جماعت زیرلب رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ کی دعا کا ورد کرتے رہے۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گھوڑسواروں کے دستہ کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے ازراہ شفقت گفتگو فرمائی اور ان کا شکریہ ادا کیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مقامی جماعت نے چائے اور ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔

مہمانوں سے ملاقات

آج کی اس تقریب میں ممبر پارلیمنٹ Ulla Schmidt صاحبہ (جو وفاقی وزیر صحت بھی رہ چکی ہیں)، علاقہ کی میئر Dr. Schmeer، ممبر صوبائی اسمبلی Karl Scholthies، لیبر یونین کے صدر Mathias Dopatka اور اس کے علاوہ لارڈ میئر کے انچارج دفتر، ممبر سٹی کونسل، شہر کی پروٹوکول آفیسر، وکیل اور بزرگ سیاستدان Heiner Merz (موصوف نے مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے اہم کردار ادا کیا ہے) شامل تھے۔

ان سبھی مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری ان سبھی سے گفتگو فرمائی۔

اس تقریب کے موقع پر TV، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندے بھی موجود تھے۔

ریفریشمنٹ اور مہمانوں سے ملاقاتوں کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ بعدازاں لوکل مجلس عاملہ نے تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

یہاں سے روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام مرد احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آخن شہر کے ٹاؤن ہال کا وزٹ

بعدازاں پروگرام کے مطابق یہاں سے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ٹاؤن ہال کے لئے روانہ ہوئے جہاں آخن شہر کی میئر اور اس کے سٹاف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔ میئر نے خود حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اس قدیم عمارت کے مختلف حصوں کا وزٹ کروایا اور ساتھ ساتھ جرمنی کے پرانے بادشاہوں اور سربراہوں کا تعارف کروایا جن کی تصاویر اور مجسمے وغیرہ دیواروں پر آویزاں تھے۔

آخن شہر میں یہ ہال جو آجکل ٹاؤن ہال کہلاتا ہے، یہ عمارت 14 ویں صدی میں بنائی گئی، کئی بار تباہ ہوئی اور پھر تعمیر کی گئی۔ اس جگہ کسی زمانہ میں کارل کا محل تھا جس کا مینار اب شہری ہال کا حصہ ہے۔ اس محل میں جرمن بادشاہوں کی رسم تاج پوشی ادا کی جاتی تھی۔ کارل اعظم 768ء میں بادشاہ بنا۔ یہ اسی کارل ماٹل کا پوتا تھا جس نے 732ء میں پیرس کے قریب عرب افواج کو شکست دے کر مسلمانوں کی سپین سے آگے یورپ میں پیش قدمی روکی تھی۔ یہ بادشاہ اسی شہر میں دفن ہے۔ آج بھی یورپ کے اتحاد کے لئے دیا جانے والا سالانہ انعام کارل کے نام سے منسوب ہے اور آخن میں دیا جاتا ہے۔

بیلجیئم کے لئے روانگی اور بیت السلام (برسلز) میں آمد

یہاں کے وزٹ کے بعد پانچ بجکر پندرہ منٹ پر برسلز (بیلجیئم) کے لئے روانگی ہوئی۔ پانچ بجکر چالیس منٹ پر جرمنی اور بیلجیئم کے بارڈر کے قریب ایک پارکنگ ایریا میں جماعت بیلجیئم سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔ بیلجیئم سے درج ذیل وفد حضور انور کے استقبال کے لئے یہاں پہنچا تھا۔ مکرم حامد محمود شاہ صاحب (امیر جماعت بیلجیئم)، میاں اعجاز احمد صاحب (جنرل سیکرٹری)، انور حسین صاحب (سیکرٹری تبلیغ)، زاہد محمود صاحب (سیکرٹری اشاعت، وقف جدید)، فرید یوسف صاحب (سیکرٹری صنعت و تجارت)، نعیم احمد شاہین صاحب (سیکرٹری وصایا)، منیر انجم صاحب (سیکرٹری وقف نو)، نورالدین صاحب (صدر جماعت ہاسلٹ) اور مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ محمد اسماعیل خان صاحب (خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ) موجود تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے اور ان تمام احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ اس موقع پر جرمنی سے ساتھ آنے والے درج ذیل احباب نے بھی مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی، مکرم الیاس مجوکہ صاحب جنرل سیکرٹری، مکرم یحییٰ صاحب اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری، مکرم فیضان احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کی سیکیورٹی ٹیم نے اس موقع پر حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

بعدازاں یہاں سے پانچ بج کر 45 منٹ پر برسلز (بیلجیئم) کے لئے روانگی ہوئی اور قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد سوا سات بجے ''بیت السلام'' برسلز آمد ہوئی۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مکرم حافظ احسان سکندر صاحب مبلغ سلسلہ بیلجیئم نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور عزیزم ملک ذیشان ظفر نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے اور عزیزہ شافعہ ردیدہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

اس موقع پر نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران اور جماعتوں کے صدران کے علاوہ ہاسلٹ، انٹورپن، لیر، Liege، اور مقامی برسلز جماعت کے احباب مرد و خواتین اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ سبھی نے اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ برسلز میں غروب آفتاب نو بج کر 52 منٹ پر تھا۔ اس کے مطابق دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل ۷ ستمبر ۲۰۱۲)

(باقی آئندہ)

ڈینگو کا ہومیو پیتھی علاج

آج کل ڈینگو کی بیماری بہت کثرت سے پھیل رہی ہے اور دہلی، ممبئی اور دیگر کئی شہروں میں بڑی تعداد میں لوگ اس سے متاثر ہورہے ہیں اس کی روک تھام کیلئے جماعت احمدیہ کی جانب سے گزشتہ پانچ چھ سالوں سے ہومیو پیتھی ادویات کا نسخہ تیار کرکے تقسیم کیا جارہا ہے۔ جو اللہ کے فضل و کرم سے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ احباب کرام سے گزارش ہے کہ وہ درج ذیل نسخہ احتیاطی تدبیر کے طور پر استعمال کریں۔

HUSTOX, EUPATORIUM, GELSIMIUM, (Each 200)

For Three Days (Morning-Evening)

(ڈاکٹر سید سعید احمد۔ انچارج ہومیو بھارت، نور اسپتال قادیان: (موبائل) 09501696505

ہادی کامل ہمارے ہیں محمد مصطفیٰ

خوابِ غفلت سے نکل اب اے زمانے ہوش کر　　کیوں بھٹکتا پھر رہا ہے چھوڑ کر مولیٰ کا در
جس کی سچائی کے ٹھہرے تھے گواہ شمس و قمر　　اس مسیح وقت نے دی تھی خدائی یہ خبر

''زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر''

ابتلک دیکھی جو تو نے وہ تو ہیں کچھ جھلکیاں　　آنے والی ہیں ابھی تو اے زمانے سختیاں
منہدم ہوتی ہیں جن سے بستیاں اور دھرتیاں　　ہیں نہ جانے اور کیا کیا ٹوٹنے کو بجلیاں

''اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشاں''

دشمنانِ دین احمد سب ہزیمت کھائیں گے　　وہ بچائے جائیں گے ایمان جو بھی لائیں گے
جو حصارِ عافیت دارالاماں میں آئیں گے　　مخلصی ہر اک بلا سے وہ یقیناً پائیں گے

''آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے''

یہ تمہارا ظلم کرنا ظالمو اچھا نہیں　　خون معصوماں بہانا قاتلو اچھا نہیں
قوم کو گمراہ کرنا عالمو اچھا نہیں　　جہل کی کھائی میں جانا جاہلو اچھا نہیں

''انبیاء سے بغض بھی اے غافلو اچھا نہیں''

ایک مدت سے غضب میں جو رہا دھیما خدا　　اب وہ غیرت سے جلالی شان میں آنے لگا
عاجزی سے گڑ گڑا کر رحم کی مانگو دعا　　ٹال دے اپنے کرم سے سر پہ آئی ہر بلا

''اے خدا اے چارہ سازِ درد ہم کو خود بچا''

ہے خدا والوں کے سر پر رحمتوں کا سائباں　　حزبِ شیطاں کے مقدر میں ہے اب کالا دھواں
چہرہ دکھلانے کو ہے اپنا خدائے آسماں　　اے فقیہو، صوفیو کچھ اسطرف بھی ہو دھیاں

''ہے رضائے ذاتِ باری اب رضائے قادیاں''

خالقِ ارض و سما کا سامنا اچھا نہیں　　ہم ایماں والوں کو یوں دھتکارنا اچھا نہیں
انبیاء کو جان کر انکار نا اچھا نہیں　　دھول محبوب خدا پر ڈالنا اچھا نہیں

''جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں''

ہادی کامل ہمارے ہیں محمد مصطفیٰ　　ہے کتاب اللہ قرآں ہی ہمارا راہنما
امنِ عالم کی ضمانت ہی نہیں اس کے سوا　　اس کے بن لوگو نہیں اب کوئی بھی جائے پناہ

''تھا نوشتوں میں یہی از ابتدا تا انتہا''

عصر حاضر کا وہی جو مامن اسلام ہے　　ہاتھ میں اب اس کے لوگو زندگی کا جام ہے
ہے مسیحا وہ غلام احمدؑ کہ جس کا نام ہے　　جس کی تزئین و آرائش آج اس کا کام ہے

''اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے''

جس سے وابستہ ہے لوگو زیست کا اب انصرام
عافیت کا ہے بلاوا جو برائے خاص و عام
اس کو دوہرا دو ظفؔر جو ہے مسیحا کا پیام
صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

(مبارک احمد ظفر۔ لندن)

بقیہ: جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا از صفحہ 2

ہیں زکوٰۃ لینا چھوڑ دیں۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا اگر کوئی شخص رسول کریم ﷺ کے وقت اونٹ باندھنے کی رسی بھی زکوٰۃ میں دیتا تھا تو مَیں اسے بھی نہ چھوڑوں گا۔ خواہ خون کی ندیاں بہہ جائیں اور خواہ خطرہ اتنا بڑھ جائے کہ مدینہ کی گلیوں میں صحابہؓ کی بیویوں کو دشمن گھسیٹتے پھریں۔

مَیں نے کہا ایک طرف رسول کریم ﷺ کے بعض صحابہ آپ کی ایک یادگار میں جو خاص طور پر آپ کی طرف منسوب بھی نہیں تھی کچھ تغیر کرنے کیلئے کہتے ہیں تو حضرت ابوبکرؓ صاف انکار کردیتے ہیں اور ہر خطرہ کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہوجاتے ہیں۔ لیکن ادھر ہم یہ نمونہ پیش کررہے ہیں کہ وہ مدرسہ احمدیہ جسے ''حضرت مسیح موعود کی یادگار'' بنایا گیا تھا اس پر پورا سال بھی گزرنے نہیں پایا کہ اس کے بند کرنے پر تیار ہوگئے ہیں۔

مَیں سمجھتا ہوں میری اس دلیل نے لوگوں کو زیادہ اپیل کیا۔ ادھر مَیں نے تقریر ختم کی ادھر لوگوں نے کہنا شروع کردیا مدرسہ احمدیہ ضرور قائم رہنا چاہئے۔'' (الفضل 21 نومبر 1935ء)

اس تاریخی ادارے کو یہ عظیم الشان اعزاز بھی حاصل ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالنے سے قبل ستمبر 1910ء سے مارچ 1914ء تک افسر مدرسہ احمدیہ کے طور پر خدمات سرانجام دیں اور آپ کی غیر معمولی قیادت نے اس ادارے کی ترقی کی رفتار کو کئی گنا بڑھا دیا۔ آپ مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو اس ادارے کا انتظام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب نے سنبھال لیا۔ آپ کے علاوہ اس درسگاہ کو اور بھی بہت سے بابرکت وجودوں سے فیض پانے کا موقعہ ملا جن میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمدؓ صاحب، حضرت سید میر محمد اسحاقؓ صاحب، حضرت حافظ روشن علیؓ صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت سید محمد سرور شاہؓ صاحب، حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب، حضرت سید میر داؤد احمد صاحب، اور سید میر محمود احمد ناصر صاحب شامل ہیں۔ یوں یہ ادارہ ترقیات کی بے شمار منازل طے کرتا چلا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے تین اپریل 1987ء کو وقف نَو کی تحریک کا اجراء فرمایا تو اس امر کی ضرورت شدت کے ساتھ محسوس کی گئی کہ کثرت کے ساتھ آنے والے ان نئے واقفین نَو کی تعلیم و تربیت کے لئے نئی عمارات اور وسیع انتظامات کی ضرورت ہوگی چنانچہ 2002ء میں جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن کے نام سے ایک وسیع کمپلیکس تعمیر کیا گیا جسے یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اس کا افتتاح ہمارے پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا، جو اس وقت ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی تھے۔ جبکہ بعد ازاں جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن میں بھی توسیع کا کام شروع کردیا گیا۔

جامعہ کی وسعت کی جانب یہ قدم ایسا مبارک اور مقبول ٹھہرا کہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد خلافت میں یہ نور ملکوں ملک پھیلنا شروع ہوگیا۔ آپ نے اسلام کی بے مثال ترقی اور دنیا بھر میں نئے احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کی عظیم الشان ذمہ داریاں اٹھانے کے لئے جامعہ احمدیہ کو وسعت دینے کا فیصلہ فرمایا اور کینیڈا، جرمنی اور انگلستان میں نئے جامعات قائم کردیئے گئے جن میں سے بعض ممالک کے فارغ التحصیل طلباء اب میدان عمل میں اپنی ذمہ داریاں بھی نبھا رہے ہیں۔

توسیع کے اس سلسلہ کی ایک بہت بڑی سعادت اس وقت براعظم افریقہ کے حصہ میں آئی جب حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کی تعمیر کے لئے افریقہ کا انتخاب فرمایا۔ یہ ایک بہت بڑی سعادت بھی تھی لیکن اپنی ذات میں ایک بہت بڑی ذمہ داری بھی تھی جو مغربی افریقہ کے ایک خوبصورت ملک گھانا کا مقدر بنی۔ اور گھانا کے سینٹرل ریجن کے ایک قصبے منکسم میں جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا۔ مکرم امیر صاحب گھانا جناب ڈاکٹر مولوی عبدالوہاب صاحب آدم کی زیر نگرانی مختلف احباب نے اس منصوبے کے لئے مناسب مقام کا انتخاب کیا اور ستمبر 2011ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ نے یہاں کام کا آغاز کیا اور محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے گیارہ ماہ کی ریکارڈ مدت میں اس ادارہ کو ابتدائی ضروریات کے لئے مکمل کردیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

کام کی رفتار میں یہ تیزی اللہ تعالیٰ کے خاص فضل، حضور انور کی دعاؤں اور توجہ کی بدولت ممکن ہوئی۔ مکرم امیر صاحب گھانا نے اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے ذاتی محبت کے ساتھ جدوجہد اور کوشش کی، ہر ضرورت کو بروقت پورا کیا جبکہ مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ بھی بھرپور محنت سے کاموں کو مکمل کرنے میں کوشاں رہے۔ دیگر احباب جماعت بھی اپنی اپنی ہمت اور توفیق کے مطابق خدمات پیش کرتے رہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کے لئے 152 ایکڑ رقبہ مختص کیا گیا ہے جس میں سے 139 ایکڑ ایک مخلص مقامی احمدی دوست مکرم الحاج ابوبکر صاحب نے جماعت کو پیش کیا ہے۔ فرنیچر اور عمارتی لکڑی کے کام کے لئے مکرم محمد ابراہیم صاحب Takoradi نے بے انتہا تعاون کیا، اور ذاتی دلچسپی سے تمام کام عمدہ رنگ میں مکمل کیا۔ اسی طرح مکرم مولوی محمد بن صالح صاحب نائب امیر گھانا، برادرم ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب، احمدیہ ہسپتال Daboase، مکرم الحاج محمد فاروق صاحب، مکرم عبدالوہاب عیسیٰ صاحب اور مکرم برادرم حمید اللہ ظفر صاحب اور دیگر بہت سے احباب نے بھی قدم قدم پر تعاون فرمایا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

گھانا کا سینٹرل ریجن ملک کا انتہائی خوبصورت ساحلی علاقہ ہے، جسے یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ 1921ء میں احمدیت کا ابتدائی پیغام یہیں سے نہ صرف گھانا بلکہ دیگر افریقی ممالک تک بھی پہنچا۔ اسی مرکزی ریجن کے ایک شہر منکسم (Mankessim) میں جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل تعمیر کیا گیا ہے، جس کا افتتاح 26/اگست 2012ء بروز اتوار کیا گیا۔ افتتاحی تقریب میں شمولیت کے لئے ملک بھر سے احباب جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد تشریف لائی، جبکہ غیر از جماعت معززین اور علاقہ کے پیراماؤنٹ چیف بھی تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔ دن کے گیارہ بجے مکرم امیر صاحب کی آمد پر پروگرام کا آغاز ہوا۔ علاقائی چیف نے گھانا کا پرچم فضا میں بلند کیا جبکہ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ گھانا مکرم عبدالوہاب آدم صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا۔ بعد ازاں اجتماعی دعا کی گئی اور تمام مہمانان جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں افتتاحی تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو جامعہ کے ایک طالب علم مکرم اسماعیل آڈوسائی صاحب نے کی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام مکرم کاشف محمود صاحب نے پڑھا جس کے ساتھ اس کا ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ خاکسار (فرید احمد نوید، پرنسپل جامعہ) نے جامعہ احمدیہ کے قیام کی تاریخ اور غرض و غایت بیان کی اور اس ادارے کے مقاصد بیان کئے۔ مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ لندن نے اس ادارے کی تعمیر کے بارے میں رپورٹ اور تفصیلات بیان کیں۔ جبکہ آنے والے معزز مہمانوں نے بھی اس ادارے کے بارے میں اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

بعض مہمانوں نے اس امر پر خوشگوار حیرت کا بھی اظہار کیا کہ ایک سال سے بھی کم عرصہ میں ایسی خوبصورت اور دیدہ زیب عمارت کی تعمیر کیسے ممکن ہوگئی۔ مکرم امیر صاحب جماعت گھانا نے اپنے خطاب میں بیان کیا کہ جماعت احمدیہ گھانا میں ایک لمبے عرصہ سے خدمت انسانیت کے مختلف منصوبوں پر کام کررہی ہے جن میں ہسپتال اور سکولز وغیرہ بھی شامل ہیں۔ جبکہ اب مخلوق خدا کی روحانی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اس ادارے کی بنیاد رکھی جارہی ہے۔ یہ ادارہ ایسے وجود پیدا کرے گا جو مذہبی رواداری اور بین المذاہب ہم آہنگی کے لئے کام کریں گے اور اسلام کی خوبصورت تعلیمات کو دنیا تک پہنچائیں گے۔ ان تقاریر کے بعد جامعہ کا باقاعدہ افتتاح کیا گیا اور مہمانوں نے تمام عمارات کا دورہ کیا۔ آنے والے معززین نے جامعہ کے تعمیراتی کام کو بہت سراہا۔ اور تعمیر کی بہت تعریف کی۔ بعد ازاں مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ سینٹرل ریجن کی معزز منسٹر Mrs. Ama Benyiwa Doe نے بعد ازاں ایک ملاقات میں جماعت احمدیہ کی علمی خدمات کو بہت سراہا اور کہا کہ اس ادارے کی تعمیر سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تصویر دنیا کے سامنے پیش کریں گے، اور باطل تصورات کا خاتمہ اپنے اس علم کے ذریعہ کریں گے جو وہ یہاں سیکھیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس زمانے میں ایسے ادارے کی بہت ضرورت تھی جسے محسوس کرتے ہوئے جماعت نے بروقت یہ انتظام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ریجن کی سربراہ ہونے کے ناطے، اس ادارہ کو اپنے ریجن میں خوش آمدید کہتی ہیں۔

امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ کے افتتاح کے موقعہ پر طلباء اور اساتذہ جامعہ کے لئے از راہ شفقت ایک خصوصی پیغام بھی بھجوایا۔

نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب جلسہ سالانہ یوکے 8/ستمبر 2012ء میں بھی اس جامعہ کی تعمیر کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا:

''جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کا قیام بھی اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمل میں آگیا ہے۔ بڑی خوبصورت بلڈنگ بنی ہے اور مزید تعمیر ہورہی ہے۔ انشاء اللہ وہاں تمام افریقن ممالک کے بچے جا کے شاہد کی ڈگری حاصل کریںگے۔ پہلے وہاں تین سالہ کورس تھا اب وہاں سے باقاعدہ شاہد کی ڈگری ملا کرے گی۔''

حضور انور کی خاص دعاؤں اور توجہ کے سبب اپنے افتتاح کے بعد پہلے ہفتہ میں ہی یہ ادارہ شہر میں معروف ہوچکا ہے اور اکثر لوگ اسے اپنے شہر میں ایک خوبصورت اضافہ قرار دیتے ہیں۔ منکسم کے مرکزی راستے سے ساحل کی جانب جانے والی ذیلی سڑک جو ابھی پختہ نہیں ہے پر یہ ادارہ واقع ہے۔ جہاں سے ایک دورویہ سڑک جامعہ کی عمارت کی جانب جاتی ہے۔ اس سڑک کے دونوں اطراف ایک سو کے لگ بھگ رائل پام کے درخت لگائے گئے ہیں جو کچھ عرصہ میں اس عمارت کی خوبصورتی میں اضافہ کا باعث بن جائیں گے۔ جامعہ کی مرکزی عمارت خوبصورت اور وسیع ہے جس میں فی الوقت دفاتر، لائبریری، میٹنگ روم، سٹاف روم، کلاس رومز، باتھ رومز کے ساتھ ساتھ طلباء کی رہائش بھی واقع ہے جبکہ آئندہ مراحل میں الگ ہوسٹل کی تعمیر کے بعد طلباء کی رہائش وہاں منتقل کردی جائیگی۔

عمارت میں داخل ہوتے ہی ایک لابی ہے جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک خوبصورت تصویر اور تعارف آویزاں کیا گیا ہے۔ نیز خلافت احمدیہ کے بارے میں بعض ارشادات بھی لکھے گئے ہیں۔ اسی لابی کے ایک جانب پرنسپل اور انتظامیہ کے دفاتر ہیں جبکہ دوسری جانب ہوادار اور کشادہ کلاس روم واقع ہے۔ اسی لابی کے ایک جانب سے بالائی منزل تک جانے کے لئے سیڑھیاں بنائی گئی ہیں جہاں طلباء کی رہائش، لائبریری اور کانفرنس روم واقع ہے۔ جامعہ کی عمارت کے سامنے ایک فلیگ پوسٹ بھی بنائی گئی ہے۔

جامعہ کی مسجد ابھی زیر تعمیر ہے جس میں تعمیر کے بعد پانچ سو افراد نماز ادا کرسکیں گے۔ فی الوقت نماز کا انتظام ایک ہال میں کیا گیا ہے، جو ڈائننگ روم کا ایک حصہ ہے۔ احاطہ جامعہ میں دو کمروں پر مشتمل ایک گیسٹ ہاؤس بھی بنایا گیا ہے۔ جامعہ انٹرنیشنل کا رقبہ باون ایکڑ ہے جس کا ایک چوتھائی رقبہ ابھی آباد کیا گیا ہے جبکہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق تعمیراتی کام ابھی جاری ہیں۔ اور انشاء اللہ آئندہ چند سالوں میں حضور انور کی توجہ اور شفقت کی بدولت یہ ادارہ دنیا کے جامعات میں ایک نمایاں مقام اور مرتبہ حاصل کرلے گا۔

پہلے سال کے لئے جامعہ کے سٹاف میں درج ذیل اساتذہ شامل ہیں: خاکسار فرید احمد نوید پرنسپل، مکرم

مرزا خلیل احمد بیگ صاحب، مکرم حافظ عبدالمجید طاہر صاحب، مکرم نوید احمد منگلا صاحب۔

جبکہ پہلے سال جامعہ میں داخل ہونے والے طلباء کی تعداد 18 ہے جن کا تعلق افریقہ کے 8 ممالک سے ہے۔ تاریخی ریکارڈ کی غرض سے ان طلباء کے نام اور ملک تحریر ہیں: شمس الدین بوٹینگ، محمد کوئی، شریف بن جعفر مصطفی عثمان، ڈونکو ابو بشیر، حافظ اسماعیل احمد آڈوسائی از گھانا، ٹونو حبیب از بینن، عبدالرزاق لمبونی از ٹوگو، عبدالرؤوف، نورالدین، بیلو مبارک از نائیجیریا، یوسف رشید اوباٹ از کینیا، حافظ اظہر نکوٹو، رمضان کبا گامبے، ذکی احمد تموزادے از یوگینڈا، جنگانی حسن از بورکینا فاسو، محمد مورس کمارا، حامد علی بنگورا از سیرالیون۔

یہ طلباء جماعت احمدیہ یعنی حقیقی اسلام کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہیں، دین کی سربلندی کے لئے اپنی جان، مال، وقت اور عزت قربان کرنے کا عہد کئے ہوئے ہیں۔ خلافت احمدیہ کے یہ ادنیٰ غلام دنیا کے اندھیروں کو روشنی میں بدلنے کا عزم کئے ہوئے ہیں اور بھٹکی ہوئی انسانیت کو حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے کا یقین ان کے دلوں میں موجزن ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جب ان کے ذریعہ سے دنیا کی سعید روحوں تک احمدیت کا پیغام پہنچ سکے گا اور ہر آنے والے دن کے ساتھ اسلام کا حقیقی پیغام دنیا میں پھیلتا چلا جائے گا۔

❁❁

جلسہ سالانہ کے مقاصد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’جلسہ کے دنوں میں جو تین دن ہیں جن میں ہماری روحانی، علمی، اخلاقی ترقی کے لئے پروگرام ترتیب دیئے گئے ہیں، اس میں اکثر لوگ تہجد کی طرف بھی توجہ کرتے ہیں اور فرض نمازیں بھی باجماعت ادا کرتے ہیں اس کو اپنی زندگیوں کا مستقل حصہ بنانے کا عہد کریں، تبھی تقویٰ کے سب سے اہم پہلو پر چلنے والے کہلا سکیں گے اور تبھی جلسے کے انعقاد کے مقصد کو حاصل کرنے والے بن سکیں گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ مئی ۲۰۱۲ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۸ جون ۲۰۱۲ صفحہ ۶)

’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسے کے بارے میں جب بھی اشتہار دیا اور اعلان فرمایا تو اس پہلو کو خاص طور پر بیان فرمایا۔ آپ نے جہاں خدا تعالیٰ کے خوف، تقویٰ، زہد وغیرہ کی طرف توجہ دلائی وہاں نرم دلی، آپس کی محبت، بھائی چارہ، عاجزی، انکساری کی طرف بھی اُسی شدت سے توجہ دلائی کہ صرف عبادتیں تقویٰ نہیں ہیں، صرف جماعت کی خدمت کر دینا تقویٰ نہیں، صرف اللہ اور رسول سے محبت کا اظہار کر دینا تقویٰ نہیں، صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلافتِ احمدیہ سے تعلق تقویٰ نہیں بلکہ تقویٰ تب کامل ہوتا ہے جب ماں باپ کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں، جب بیوی بچوں کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں، جب خاوندوں اور بچوں کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں، جب عزیز رشتے داروں کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں، جب دوستوں کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں، جب ہمسایوں کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں، جب بہن بھائیوں کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں، جب افرادِ جماعت کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں، یہاں تک کہ جب دشمنوں کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں تب تقویٰ کامل ہوتا ہے۔ اور یہ سب تعلیم قرآنِ کریم میں موجود ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جون ۲۰۱۲ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۲۲ جون ۲۰۱۲ صفحہ ۶)

تیسرے دن بچہ سترّ فیصد تک صحت یاب ہو چکا تھا

جماعت احمدیہ کی صداقت کے نشانات میں ایک نشان قبولیت دُعا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ برطانیہ کے پنتالیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر ۲۳ جولائی ۲۰۱۱ کو اپنے روح پرور خطاب میں مندرجہ ذیل واقعہ کو پیش فرمایا:

’’ناصر محمود صاحب مبلغ بینن لکھتے ہیں کہ ہماری تبلیغی ٹیم ایک عیسائی گاؤں میں گئی اور لوگوں کو حضرت مسیح کی آمدِ ثانی اور مسلمانوں میں امام مہدی کا بتانا شروع کیا تو لوگوں میں سے ایک آدمی اپنے ہاتھ میں ایک بچہ لئے نکلا اور کہنے لگا کہ آپ مسیح مسیح کئے جا رہے ہیں۔ یہ بچہ مرا جا رہا ہے اس کو تو بچائیں۔ یہ بہت بیمار ہے۔ یہ بچ گیا تو ہم سمجھیں گے کہ مسیح سچا ہے۔ اب یک دم ایسی صورتِ حال بن گئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صدقہ خدا تعالیٰ سے بچے کے لئے سوائے شفا مانگنے کے اور کوئی راہ نظر نہیں آتی تھی اور اسی لمحے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسی تسلی دل پر نازل ہوئی کہ خدا تعالیٰ معجزہ دکھلانے والا ہے۔ فوراً ہم نے اُنہیں یہ کہتے ہوئے بچہ اپنی گود میں لے لیا کہ آپ تین دن بعد اس بچے کو صحت مندی کی حالت میں اپنے پاس پائیں گے۔ چنانچہ اُسے والدین کی اجازت سے ہم اپنے گھر لے آئے۔ ظاہری تدبیر کے طور پر دوا بھی دی اور خدا تعالیٰ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا واسطہ دے کر دعا کرتے رہے۔ اُس شفاؤں کے مالک خدا نے اس دور کے مسیح علیہ السلام کی شفاء کا معجزہ دکھایا کہ تیسرے دن بچہ سترّ فیصد تک صحت یاب ہو چکا تھا۔ پھر یہ خاندان فوری طور پر احمدیت کی آغوش میں آ گیا۔‘‘

خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۵

پس اگر ان لوگوں نے توبہ نہ کی تو اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی عذاب ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ کراچی میں تین شہادتیں حالیہ دنوں میں ہوئی ہیں۔ حضور انور نے شہداء کرام مکرم سعد فاروق صاحب ابن مکرم فاروق احمد کاہلوں صاحب، مکرم بشیر احمد صاحب بھٹی، مکرم ڈاکٹر راجہ عبدالمجید خان صاحب اور مکرم ریاض احمد صاحب کے کوائف اور خدمات کا ذکر فرمایا اس طرح دو اور مرحومین مکرم عبدالرحمن الجبال صاحب سعودی عرب اور مکرم عبدالسمیع محمد جلال صاحب کی خدمات کا ذکر فرمایا اور خطبہ جمعہ کے بعد نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ ❁

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اوّل

مرکزی چندے ہیں ان کا مقامی یا نیشنل اخراجات پر خرچ نہیں ہو رہا ہوتا۔ بعض دفعہ بعض امیر ملکوں کے افراد کے ذہنوں میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ جب یہ مرکزی چندے ہیں اور ہم پر خرچ بھی نہیں ہوتے تو پھر ہم کیوں اس میں اتنا بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ پہلے ہم اپنے اخراجات پورے کریں گے۔ فرمایا پہلی بات تو یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر دے رہے ہیں تو ایسے سوال ہی غلط ہیں۔ دوسرے مرکز کے بھی بہت سے اخراجات اور پروجیکٹس ہیں۔ دنیا بھر کے غریب ملکوں میں مرکز کی طرف سے خرچ ہوتا ہے۔ **فاستبقوا الخیرات** کی روح بھی یہ ہے کہ اپنے غریب بھائیوں کو ساتھ لیکر چلیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوں۔ فرمایا کہ اس قسم کے سوال کرنا اس روح کے خلاف ہے جس کی تعلیم ایک احمدی کو دی گئی ہے۔

حضور انور نے مختلف ممالک میں مرکز کی طرف سے کئے جانے والے اخراجات اور مقاصد کا مختصر خاکہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سب کام جماعت کی ترقی کیلئے ہیں اور دنیا کو اسلام کی تعلیم سے روشناس کرانے کیلئے ہیں۔ انسانیت کی خدمت کے کام ہیں۔ حضور نے مالی قربانی کرنے والے مختلف ممالک کے افراد کے چند ایمان افروز واقعات بیان کر کے فرمایا کہ امیر ممالک کے احمدی یہ خیال نہ کریں کہ غریب ممالک مکمل طور پر ان پر انحصار کر رہے ہیں بلکہ اپنی توفیق سے بڑھ کر یہ لوگ قربانیاں کر رہے ہیں۔

حضور انور نے تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان کرتے ہوئے گزشتہ سال کے کوائف بیان فرمائے۔ فرمایا یہ تحریک جدید کا 78 واں سال تھا جو 31 اکتوبر کو ختم ہوا۔ اور اب یکم نومبر سے 79 واں سال شروع ہو چکا ہے۔ رپورٹس کے مطابق تحریک جدید کے مالی نظام میں امسال 7215700 پاؤنڈ کی قربانی جماعت نے پیش کی ہے۔ الحمد للہ۔ اور گزشتہ سال سے یہ تقریباً 584700 پاؤنڈ زیادہ ہے۔ فرمایا باوجود ایسے حالات اور غربت کے پاکستان اپنی پوزیشن پر قائم ہے۔ اس کے بعد باہر کی بڑی جماعتوں میں امریکہ نمبر ایک پر، جرمنی نمبر ۲ پر برطانیہ نمبر ۳، کینیڈا نمبر ۴ ہندوستان نمبر ۵ انڈونیشیا نمبر ۶۔ مڈل ایسٹ کی ایک جماعت نمبر ۷ آسٹریلیا نمبر ۸ سوئزرلینڈ نمبر ۹ اور بیلجیئم نمبر ۱۰ پر ہے۔ بیلجیئم اور گھانا قریب قریب ہیں۔

وصولی میں اضافے کے لحاظ سے یہی عرب ملک کی ایک جماعت پہلے نمبر پر ہے۔ پھر علی الترتیب آسٹریلیا۔ انڈیا، جرمنی، امریکہ، بیلجیئم، کینیڈا، برطانیہ، انڈونیشیا اور فرانس ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف رقم میں ہی اضافہ نہیں ہوا بلکہ اللہ کے فضل سے تحریک جدید میں شامل ہونے والے مخلصین کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ امسال 180000 کا اضافہ ہے۔ اس طرح کل شاملین کی تعداد 911000 ہو گئی ہے جو گزشتہ سال 731000 تھی۔

فرمایا دفتر اول کے مجاہدین کی تعداد 5927 ہے جس میں سے 285 خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں جو اپنا چندہ خود ادا کر رہے ہیں۔ حضور انور نے مجموعی وصولی کے لحاظ سے مختلف ممالک کی پہلی دس جماعتوں کا ذکر کرتے ہوئے علی الترتیب انڈیا کے پہلے دس صوبہ جات کیرلہ، تامل ناڈو، آندھرا پردیش، جموں کشمیر، بنگال، کرناٹک، اڑیسہ، پنجاب، دہلی، یوپی کے نام پڑھے اور قربانی کرنے والی پہلی دس جماعتوں کوئمبٹور تاملناڈو، کرولائی کیرالہ، کالیکٹ کیرالہ، حیدرآباد آندھرا پردیش، قادیان، کینانور ٹاؤن کیرالہ، کلکتہ بنگال، پینگاڈی کیرالہ، ماتھوٹم کیرالہ، چنئی تامل ناڈو کا ذکر فرمایا۔

تحریک جدید کے تعلق سے حضور انور نے مختلف ممالک کے ایمان افروز واقعات کے ضمن میں انڈیا کی جماعتوں کوئمباٹور تامل ناڈو، کاوارتی لکشدیپ، سکندرآباد آندھرا پردیش، اور راجستھان وغیرہ کے روح پرور واقعات بھی بیان فرمائے۔ نیز فرمایا اللہ کے فضل سے انڈیا میں بھی مالی قربانی کا معیار بہت بڑھ رہا ہے۔ اگرچہ مرکز بھی بہت خرچ کرتا ہے اس کے باوجود وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ فرمایا غریبوں کے قربانی کے معیار امیروں کے مقابلہ میں نسبتاً بہت زیادہ ہیں۔

خطبہ کے آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہاء برکت عطا فرمائے اور امیر جماعتیں کمزور جماعتوں اور غریب بھائیوں کو مالی قربانی میں اپنے ساتھ آگے بڑھانے والی اور جماعتی ترقی کی روح کو قائم رکھنے والی ہوں تا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم دنیا میں جاری ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا سب جھنڈوں سے اُونچا لہرانے لگے۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ آمین۔ ❁❁

سورۃ البروج کے حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کو ظاہر کرنے والے شاہد کا تذکرہ

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس شاہد سے وابستہ ہیں۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہم سے قربانی کا مطالبہ کرتی ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26 اکتوبر 2012 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ البروج کی مندرجہ ذیل آیات کی تلاوتکی اور ترجمہ بیان فرمایا۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ○ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ○ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ○ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ○ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ○ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ○ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ○ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ○ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ○ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ○ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ○

ترجمہ۔ قسم ہے برجوں والے آسمان کی اور موعود دن کی، اور ایک گواہی دینے والے کی اور اس کی جس کی گواہی دی جائے گی، ہلاک کردیئے جائیں گے کھائیوں والے، یعنی اُس آگ والے جو بہت ایندھن والی ہے، جب وہ اُس کے گرد بیٹھے ہوں گے، اور وہ اُس پر گواہ ہوں گے جو وہ مومنوں سے کریں گے، اور وہ اُن سے پرخاش نہیں رکھتے مگر اس بنا پر کہ وہ اللہ کامل غلبہ رکھنے والے صاحب حمد پر ایمان لے آئے، جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو فتنہ میں ڈالا پھر توبہ نہیں کی تو اُن کیلئے جہنم کا عذاب ہے اور اُن کیلئے آگ کا عذاب (مقدر) ہے۔ یقینا وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن کیلئے ایسی جنتیں ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ یہ آیات سورۃ البروج کی ہیں جن میں اسلام کی اصل تعلیم کا ہر زمانہ میں محفوظ رہنے کا بھی ذکر ہے نیز اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور آنے والے مسیح موعود کا بھی ذکر ہے۔ آپؑ کی آمد اور آپ کی جماعت کے دشمنوں اور مخالفوں کا بھی ذکر ہے اور جماعت کی قربانیوں اور مخالفتوں کی تیاری کا بھی ذکر ہے۔ یعنی ان قربانیوں اور مخالفتوں اور تکالیف کا ذکر ہے جو ایک لمبا عرصہ دی جائیں گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ یہ دیکھ کر خاموش نہیں رہے گا بلکہ ایک دن آئے گا کہ مخالفین جہنموں کی آگ دیکھیں گے اسی طرح احمدیوں کے لئے، مومنین کیلئے کامیابیوں کا بھی ذکر ہے۔ جماعت کا ساری دنیا میں پھیلنے اور اس کی خوش خبریوں کا ذکر ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہ ہے خلاصہ ان آیات کا۔ جب ہم ان آیات پر تفصیل سے غور کریں اور آج کل کے جماعت کے حالات پر غور کریں تو جہاں قرآن کریم اور آنحضرتؐ کی صداقت پر یقین آتا ہے وہاں خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین ہوتا ہے کہ کس طرح ۱۵۰۰ سال قبل پیشگوئی کی گئی اور کس طرح آج ایک شان سے پوری ہورہی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان آیات میں ایک ایسے موعود کی خوشخبری بھی ہے جو آنحضرتؐ کے پیغام کو تمام دنیا اور تمام قوموں میں پھیلا کر آپ کی صداقت کی چمک دنیا کو دکھلا دے گا اور اس پیغام کو پھیلانے کیلئے دنیا کے ہر ملک میں ایک جماعت قائم کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد قل یا یھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً کا عرفان بھی اس مسیح موعود کے ذریعہ دیا جائے گا۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ سب کچھ جماعت کی صداقت کو روز روشن کی طرح دکھلا رہا ہے۔ خوش قسمت ہیں ہم جو اس شاہد سے وابستہ ہیں جو اس مشہود کی صداقت کو دنیا میں پھیلا رہا ہے آپؐ کو قرآن مجید کی خوبصورت تعلیم کی سچائی اور اس کے اعلیٰ وارفع مقام کو ثابت کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ آپ نے اسلام کی خوبصوت تعلیم کو دنیا کے سامنے رکھا آپ نے آنحضرتؐ کے بلند مقام ومرتبہ کو دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ سے قبل اسلام کی حالت دیکھ کر لوگ ایک شاہد کی ضرورت کو محسوس کررہے تھے۔ جن کے دل میں اسلام کا درد تھا وہ صدائیں دے رہے تھے۔ حالی نے لکھا ہے۔

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
فقط اسلام کا رہ گیا نام باقی

یہ ایک شخص کی آواز نہ تھی بلکہ مختلف لوگوں کی آوازیں آرہی تھیں پس حضرت مسیح موعودؑ کا آنا عین وقت کی ضرورت تھا۔ یہ صرف اس وقت کی بات نہ تھی بلکہ آج بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے عاشق کو دنیا تلاش کررہی ہے اور ہر سچے دل کی آواز ہے۔ بہرحال ہر احمدی بڑی اچھی طرح جانتا ہے کہ مسیح موعود کو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اور احمدی ہی نہیں بلکہ شریف الطبع مسلمان اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اسلام کی حقیقی خدمت احمدی کررہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اس وقت حضرت مسیح موعودؑ ہی آنحضرتؐ کی صداقت کی گواہی دے رہے ہیں۔ جس کی نظیر اور کہیں نہیں ملتی اور آپ کی قائم کردہ جماعت آنحضرتؐ کی طرف بڑھنے والے ہر ہاتھ اور دریدہ دہنی کو صحیح طریق پر روک رہی ہے۔ دوسرے مسلمانوں کا ردعمل کیا ہے۔ وہ اسلام دشمن طاقتوں کو مزید استہزا کرنے کا موقع دے رہے ہیں۔ مگر ایک احمدی کا ردعمل جب غیر مسلم دیکھتے ہیں اور اسلام کی اصل تصویر پر غور کرتے ہیں تو شرمندہ ہوتے ہیں۔ احمدی کا ردعمل یہ ہے کہ آنحضرتؐ کی سیرت کو دنیا میں اجاگر کیا جائے۔ آنحضرتؐ کی خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ دنیا کو بتایا جائے کہ اب دنیا کے نجات دہندہ صرف نبی اکرمؐ ہیں۔ آنحضرتؐ نے تو بدوؤں کو ان پڑھ جاہلوں کو محبت اور صلح کا سفیر بنا دیا تھا۔ اپنی باتوں کو سنجیدگی سے دنیا کے سامنے پیش کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کے عاشق صادق کو بھیجا ہے جس کا ذکر ان آیات میں شاہد کے طور پر کیا گیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اب میں دوبارہ اس مضمون پر آتا ہوں کہ جب شاہد کو بھیجا گیا تو اس کے آنے پر مسلمانوں نے کیا ردعمل دکھایا۔ باوجود اس کے کہ اس شاہد کی ضرورت محسوس کررہے تھے مگر اس کے دعویٰ کا رد شدید طور پر کیا گیا۔ ان آیات میں بھی اس کا ذکر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ آنحضرتؐ کی تعلیم کو دلوں میں بٹھانے کیلئے مسیح موعودؑ کو بھیجے گا تو اس کو اور اس کی جماعت کو خوفناک مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا یعنی اکثریت اس کو آگ میں ڈالنا چاہے گی۔ حضور انور نے فرمایا ایک طرف تو مسلمانوں کی حالت پر رونا آتا ہے اور دوسری طرف یہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی مخالفت میں انتہا میں بڑھ چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مخالفت کی آگ جو بھی بھڑکا رہا ہے یا بھڑکائے گا اس پر ہلاکت ہے لیکن اس بات پر مومنین خوش نہ ہوں مومنین کو بہرحال قربانیاں دینی ہوں گی اور یہ عارضی نہ ہوں گی بلکہ وقتاً فوقتاً مخالفت کی آگ بھڑکائی جائے گی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اس کا اپنی کئی کتابوں میں ذکر فرمایا ہے۔ پس احمدیوں سے بائکاٹ ان سے بدسلوکی، طلباء سے استہزا، گالی گلوچ یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی بتا دی تھیں کہ یہ سب باتیں ہوں گی۔ مختلف قسم کی آگیں جلائی جائیں گی۔ آنحضرتؐ کو اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر پہلے ہی دے دی تھی کہ جو موعود اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے آئے گا اس کے ساتھ، اس کے ماننے والوں کے ساتھ بڑے سخت ظلم ہوں گے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت کو اس کیلئے کئی مقامات پر تیار رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

''سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کیلئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اُسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہوجائیں اور ہم سارے آراموں کو اُس کے ظہور کیلئے نہ کھودیں اور اعزاز اسلام کیلئے ساری ذلتیں قبول نہ کرلیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے''۔

(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۰۔۱۱)

حضور انور نے فرمایا پس گو یقیناً آخری فتح ہماری ہے اور اسلام کی فتح حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت سے وابستہ ہے لیکن اس کیلئے کوشش کرنی پڑے گی۔ اس صورت میں خدا تعالیٰ نے اس کیلئے تیار کیا ہے کہ ایمان کی سلامتی کیلئے آگ میں بھی جلائے جاؤ گے۔ پاکستان میں وقتاً فوقتاً مخالفت کی آگ بڑھ رہی ہے۔ لیکن گزشتہ دو سالوں میں مخالفت میں انتہائی تیزی آگئی ہے۔ احمدیوں نے کئی جانیں قربان کی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو رائیگاں نہیں کیا بلکہ اس کا پھل عطا فرمایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا گزشتہ دو سالوں سے چاہے لاہور کی شہادتیں ہوں یا کراچی کی شہادتیں، قربانی کی روح ہر جگہ ہر احمدی میں نظر آتی ہے۔ اے دشمنانِ احمدیت تم جس طرح لاہور میں درجنوں شہادتیں کرنے کے بعد بھی احمدیوں کو ان کے ایمان سے ہٹا نہیں سکے۔ کسی احمدی کے ایمان کو متزلزل نہیں کرسکے یہ جان لو آج حقیقت میں قربانی کی حقیقت کو ایک احمدی ہی سمجھتا ہے۔ اسے علم ہے کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے قربانیاں دینی پڑیں گی۔ کراچی میں ایک ہفتہ میں کئی شہادتیں ہوئی ہیں، بے شک دشمن اپنی بھرپور کوشش کررہا ہے لیکن احمدیوں کے ایمان کو متزلزل نہیں کرسکتا۔ یہ ظالم گولی مار کر ہسپتالوں کی نگرانی کرتے ہیں کہ وہاں احمدیوں کا علاج نہ ہو۔ ان سب سے بڑھ کر یہ ظالم مولوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر ظلم کررہے ہیں یقینا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آئیں گے۔

(باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 61 Thursday 22 Nov 2012 Issue No : 47

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 500/-
By Air : 45 Pounds or 70 U.S.
$: 50 Euro
: 70 Canadian Dollar

صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کے ایمان افروز واقعات و روایات

مکرم فضل الرحمن صاحب امیر راولپنڈی اور مکرم محسن محمود صاحب افریقن احمدی کا ذکر خیر

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 2 نومبر 2012 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس وقت میں آپ کے سامنے صحابہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی روایات پیش کروں گا۔ جو ان کی بیعت سے تعلق رکھتی ہیں۔

پہلی روایت حضرت محمد شاہ صاحبؓ کی ہے آپ بیان کرتے ہیں کہ میں نے پہلے یہ سوچا کہ سید کو کسی دوسرے غیر سید کی بیعت کی ضرورت نہیں ہوتی اس لئے میں نے باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعودؑ کو حق پر سمجھتا تھا بیعت نہ کی۔ کچھ مدت تک اس خیال پر رہا لیکن جب بھی کسی مجلس میں حضرت مرزا صاحب کی توصیف بیان ہوتی تو دلچسپی سے سنتا اور جہاں مخالفت ہوتی وہاں سے اُٹھ کر چلا جاتا۔ آخر ایک آدمی سے بے پیر اور بے مرشد کا طعنہ سن کر خیال کیا کہ میں بھی بے پیر و بے مرشد ہوں۔ پھر خود ہی سوچا کہ بعض بزرگوں نے جو سید تھے غیر سید کی بیعت کی لیکن میری کم عقلی اور جہالت کہ میں نے اس بارے میں کسی سے کچھ نہ پوچھا۔ اپنے طور پر کچھ درود اور دعائیں شروع کر دیں۔ اور چلوں وغیرہ کی دُھن لگ گئی رات خفیہ جگہوں پر جا جا کر چالیس چالیس دن چلے کئے اور کچھ نہ پایا۔ آخر ایک رات تھک ہار کر سو گیا اور ایک بزرگ ملے۔ انہوں نے کہا بیٹا تم جس کی تلاش میں ہو وہ ملے گا۔ آخر ۱۹۰۵ میں ایک رات میں نے دیکھا ایک وسیع میدان بالکل صاف اور پاکیزہ ہے جیسے اس میں کوئی جلسہ ہو مجھے ایک شخص کہہ رہا ہے یہاں آج نبیوں کا اجتماع ہونے والا ہے اور رسول کریمؐ اپنے پیارے بیٹے کو تاج پہنانے آئیں گے میں خوشی سے اچھلتا ہوا اسٹیج کے کنارے پہنچ گیا۔ تا قریب سے آپؐ کا دیدار کر سکوں۔ تھوڑی دیر میں میدان نورانی شکلوں والوں سے بھرنے لگا۔ تھوڑی دیر میں دیکھا آسمان سے ہوائی جہاز کی طرح جھولوں سے پاکیزہ شکلیں نازل ہونا شروع ہوئیں۔ مجھے خود بخود معلوم ہونے لگا کہ یہ کون سے نبی ہیں۔ سب بزرگان اور انبیاء علیھم السلام اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے اور سب انتظار کرنے لگے تھوڑی دیر بعد ایک جھولے میں جو سب سے زیادہ مرصع تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مرزا صاحب تشریف لائے اور اسٹیج پر تشریف فرما ہوئے۔ پہلے افتتاحی تقریر نبی کریمؐ نے فرمائی۔ آپ نے فرمایا میں اپنے بیٹے کو جس کے متعلق آپ کو پہلے ہی خبر دی گئی تھی تخت پر بٹھاتا ہوں اور پھر میں نے حضرت مرزا صاحب کو دیکھا کہ وہی لدھیانہ والے مرزا صاحب کی شکل ہی تھی۔ یعنی جیسا میں نے لدھیانہ میں دیکھا تھا۔ اگلے دن اُٹھ کر سب سے پہلے میں نے بیعت کا خط لکھا۔

حضرت محمد علی صاحبؓ ولد گامے خاں صاحبؓ لکھتے ہیں کہ میری بیعت ۱۹۰۳ یا ۱۹۰۴ کی ہے۔ جب بڑی پلیگ پڑی تھی تو اس کے بعد میں نے بیعت کی تھی۔ میرے والد صاحب موصی تھے انہوں نے پہلے بیعت کی تھی۔ جو آپ نے خواب میں دیکھا کہ انہوں نے ایک جالی رکھی ہے جس میں تین پرندے پکڑے گئے ہیں۔ ایک مولوی صاحب سے تعبیر پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ آپ کے تینوں بیٹے احمدی ہو جائیں گے۔ اللہ کے فضل سے ہم تینوں بھائی احمدی ہوئے۔

شیخ محمد حیات صاحبؓ موگا تاریخ بیعت ۱۹۰۳ لکھتے ہیں میں نے حضرت صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں صحن میں ہوں اور ایک چاند سی شکل گزری ہے اور خواب میں ہی مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ قادیان کے احمد ہیں۔ میں نے اس خواب کی بنا پر بیعت کر لی۔

محترم عبد الرحمن صاحبؓ ولد عبد اللہ صاحبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ مسیح ناصری کی وفات کا مسئلہ مجھے سمجھ نہیں آتا۔ آپ ہمیں سمجھا دیں۔ اس پر والد صاحب نے ایک خواب سنایا کہ بیعت کے پہلے میں نے یہ خواب دیکھا کہ دریائے راوی کے کنارے دو خیمے لگے ہوئے ہیں۔ ایک خیمہ رسول کریمؐ کا ہے اور ایک حضرت مسیح موعودؑ کا ہے۔ میں رسول کریمؐ کے خیمے میں داخل ہوا اور آپ سے عرض کی کہ اس شخص نے مسیح موعود کا دعویٰ کیا ہے۔ یہ کیسا ہے اس پر آپؐ نے تین دفعہ فرمایا یہ شخص بہت لائق ہے۔ یہ شخص بہت لائق ہے۔ یہ شخص بہت لائق ہے۔ اور اُنگلی اُٹھا کر اشارہ فرمایا۔ اس سے مجھے یقین کامل ہو گیا کہ آپ اپنے دعویٰ میں کامل ہیں۔ مجھے وفات مسیح اور حیات مسیح کی ضرورت نہیں ہے۔

مولوی ایاز خان صاحب مبلغ سلسلہ ہنگری اپنے والد صاحب حضرت چوہدری کرم دین صاحبؓ کی بیعت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ والد صاحب نے فرمایا جب حضرت صاحب کے جہلم آنے کی خبر تھی اس وقت تمہاری والدہ حسین بی بی کو خواب میں معلوم ہوا کہ یہ شخص جو جہلم آنے والا ہے اور لوگ مخالفت کر رہے ہیں یہ سچا ہے۔ انہوں نے اگلے دن مجھے کہا کہ یہ بہت بڑی خوش قسمتی ہوگی کہ آپ اس شخص کی بیعت کر لیں۔

مقدمے کی تاریخ کے دن تمہاری والدہ نے تازہ روٹی پکا کر صبح دی جو میں کھا کر گیا اور کچہری پہنچ گیا۔ ایک اژدھام تھا ایک طرف چند احمدی یہ پڑھ رہے تھے ''اوخلقت خدا دی او سچا مسیح او بڑیاں اُڈیکاں والا مسیح آ گیا ہے اُس نوں من لو''

یعنی اے مخلوق خدا وہ سچا مسیح بڑی امیدوں والا مسیح آ گیا ہے اس کو قبول کر لو۔ حضرت صاحب جب ڈپٹی صاحب کی کچہری میں آئے تو دو تین منٹ میں ہی باہر آ گئے اور باہر دھوم مچ گئی کہ آپ بری ہو گئے ہیں۔ میں حیران تھا کہ بیعت کس طرح کروں۔ ہر طرف لوگوں کا اژدھام تھا۔ حضور جہلم پلیٹ فارم تشریف لے گئے۔ باہر پولیس کے اہلکار لوگوں کو دور کرتے تھے۔ اور اسٹیشن خالی کروا رہے تھے۔ میں پریشان کہ بیعت کس طرح کروں۔ اسی دوران عبد اللہ صاحب ملازم ریلوے جو ریلوے کا کانٹا درست کرتے تھے اور میرے واقف تھے میں نے انہیں کہا کہ کوئی صورت کرو۔ پولیس مجھے باہر نہ کرے اس نے میرے ہاتھ میں ریلوے کی جھنڈی پکڑا دی اور ہم دونوں اسٹیشن پر ٹہلنے لگے۔ گویا ریلوے کے ملازم ہیں۔ اب صرف اسٹیشن پر چند لوگ تھے۔ حضور نے گھڑی نکال کر دیکھی اور فرمایا ابھی تو دس منٹ باقی ہیں۔ جس نے بیعت کرنی ہے کر لو۔ ایک مولوی صاحب اعلان کرنے کیلئے اُٹھے۔ اسی دوران میں ڈبے میں گھس گیا حضور نے مجھے دیکھ کر فرمایا ''بیعت کرنی ہے''؟ ''جی صاحب میرے'' میں نے عرض کی۔ حضور نے میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے لیا۔ اور کلمہ شہادت پڑھا جو لوگ اسٹیشن کے برآمدہ میں تھے اور باہر تھے نے بیعت کی آواز سن کر لمحوں میں گاڑی کے پاس پہنچ گئے۔ حضور نے مخاطب ہو کر فرمایا اس کے بازو پر ہاتھ رکھ لو۔ پہلے چار پانچ آدمیوں نے بازو پر ہاتھ رکھے اور پھر کندھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔ حضور نے میرا ہاتھ مضبوطی سے تھامے رکھا۔ لوگوں کا ایک اژدھام تھا اور لوگ نہ جانے کہاں تک ہاتھ رکھے کھڑے تھے۔ حضور کی پگڑی برف کی طرح سفید تھی، کلاہ نہیں تھا۔ بیعت لینے کے بعد آپ نے گھڑی باہر نکال کر فرمایا ابھی ایک منٹ باقی ہے۔ لوگ دور ہٹ جائیں تا نقصان نہ ہو۔ میں نے گاڑی کا دروازہ پکڑا ہوا تھا گاڑی آہستہ آہستہ چلنے لگی حضور نے میرا کندھا تھپتھپایا اور فرمایا ''اچھا خدا نگہبان'' میں پائے دان سے نیچے اُتر آیا۔ اس قدر مخلوق تھی گویا قیامت کو نظر آئے تو آئے۔ مخلوق گویا درختوں سے لٹکی ہوئی تھی۔ بیعت کے وقت والد صاحب کی عمر ۵۲ سال کے قریب تھی۔

حضرت صوفی نبی بخش صاحبؓ بیان کرتے ہیں۔ جس وقت حضرت صاحب مسجد میں تشریف لائے میں نے حضور کو پہچان لیا اور میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ حضرت صاحب کا یہ وہ نورانی چہرہ ہے جو میں نے ستمبر ۱۸۸۲ میں خواب میں دیکھا تھا۔ حضرت صاحب نے اس دن وہ لباس پہنا ہوا تھا جو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تھیں چند روایات جو میں نے بیان کیں۔ اس وقت میں چند مرحومین کا بھی ذکر کروں گا۔ جس میں سے ایک مکرم فضل الرحمن صاحب امیر راولپنڈی ہیں۔ آپ ۲۹ اکتوبر ۲۰۱۲ کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ سرکاری و پرائیویٹ اداروں میں اعلیٰ عہدوں پر کام کیا۔ قائد خدام الاحمدیہ، قاضی ضلع نیز ۱۹۹۸ سے امیر شہر راولپنڈی کے عہدے پر خدمات بجا لا رہے تھے۔ خلافت سے گہرا تعلق تھا۔ آپ کے عہد امارت میں جماعت راولپنڈی نے ہر لحاظ سے ترقی کی اللہ تعالیٰ آپ کے پسماندگان اہلیہ دو بیٹوں اور چار بیٹیوں کو صبر جمیل عطا کرے۔

دوسرے مرحوم مکرم محسن محمود صاحب افریقن امریکی احمدی ہیں ۱۹ اکتوبر کو ۸۴ سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے ۱۹۵۸ میں بیعت کی تھی۔ ۱۵ سال صدر جماعت نیویارک بھی رہے۔ مختلف خوبیوں کے مالک تھے خلافت سے گہرا عشق تھا۔ مبلغین سلسلہ سے بہت محبت کرتے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ آمین۔ ❁❁

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان